بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشکِ عزا

کامران جعفری

اشکِ عزا

کامرانؔ جعفری

رمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز

نام کتاب	:	اشکِ عزا
شاعر	:	کامرانؔ جعفری
اہتمام	:	ارشد ملک
زیرِ نگرانی	:	سید وسیم عباس
کمپوزنگ	:	فاطمہ بتول
سن اشاعت	:	جنوری 2025
تعداد	:	1000
مطبع	:	ناز کو پرنٹنگ پریس راولپنڈی

قیمت 1000 روپے

ادارہ ایسی کتب کی اشاعت کرتا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اشاعتِ کتب کا مقصد کسی کی دل آزاری یا ضرر رسانی نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو از راہ کرم مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ (ادارہ)

رُمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز
اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی Ph: 051-5551519

ڈسٹری بیوٹر اشرف بک ایجنسی 051-5531610
کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی

انتساب

ہر اس انسان کے نام جو غم حسینؑ سے جڑ جاتا ہے

تمام مومنین اور ماتمین کے نام جو کہ شاہدین عازمین خادمین ناظمین قائدین ناشرین عابدین ساجدین ذاکرین شاکرین تابعین صادقین کاظمین عاشقین بہترین اور کاملین ہیں

اور

بابا مرشد سخی سید لعل شاہ قلندرؒ بیابانی سوراسی مری

جن کی نظر کرم اور عطاؤں نے زمانے میں معتبر بنایا

اور

اپنی پیاری والدہ اور والد کے نام

جنہوں نے بچپن سے غمِ حسینؑ پر جینا مرنا سکھایا اور مولا کا ماتمی اور زنجیر زن بنایا

مولا اس ذکر کے صدقے ان کی زندگی طویل فرمائے۔ (آمین)

فہرست

اظہارِ خیال

ان نوحوں میں درد بھی ہے ۔غم والم بھی ۔آہ وبکا۔گریہ زاری ماتم داری ۔عزاداری بھی ۔زہراؑ کے لاڈلوں نے جس ماتم کا آغاز کیا تھا یہ نوحے انہی کا تسلسل ہیں ۔آلِ عباؑ نے مدینہ سے مدینہ تک جو گریہ وماتم بپا کیا اور اور جس حزن وملال سے گزرئے اور جو رنج وغم ان کو تھا وہ زبان یا راوی شاعر بیاں نہیں کرسکتا۔

قارئین کرام !آپ بندہ ناچیز کی پہلی کاوش کا مطالعہ کیجیئے ان شاء اللہ اسے آپ عزاداری سیدالشہدا مصائب آل محمدؐ پر مستند کتاب پائیں گے۔اس کتاب میں اردو پنجابی نوحہ اور تبلیغی کلام شامل کیے گئے ہیں ۔یہ کتاب واعظین ۔ذاکرین اور مومنین کے لیے بڑا سرمایہ ثابت ہوگئی ۔۔نوحہ گوئی سے میرا تسلسل عرصہ 18 سال سے جڑا ہوا ہے ۔۔یہ عطا ہے پاک سیدہ فاطمہ زہراؑ کی کے جنہوں نے اس قابل بنایا کے میری کتاب اب مومنین کے ہاتھوں میں ہے ۔۔

میں شکر گزار ہوں ۔ماتمی سنگت انجمن سجادیہ سیداڈا کا ماتمی سنگت ڈھڈیال ۔چکوال پارٹی اور زیدی ویر 110 کا جنہوں نے میرے کلاموں کی ادائیگی فرمائی ۔ان کے پڑھے ہوئے میرے کلام ہر مومن کی زبان پر جاری ہیں ۔

خاص کر حسن علی بھائی ڈھڈیال ۔ جابر حسین ڈھڈیال ۔ وحید حسین ڈھڈیال ۔

سالار سید عقیل کاظمی اڈیالہ(لشکرِ سرکار عباسؑ تھانہ چونترا)۔سید وسیم ہمدانی مورجھنگ سیداں۔ساجد علی ماتمی سنگت پنڈوری۔طلعت عباس کف عباس چک بیلی خان۔رجب علی خاں چکوال پارٹی۔راقب عباس بھنگالی۔شہریار علی بھنگالی۔ماتمی سنگت ڈھوک بدھال کے مومنین سالار نثار علی اور سارے نوحہ خواں۔ عالمی شہرت یافتہ نوحہ خواں حیدری چکوال پارٹی غم زینبؑ۔ماتمی سنگت دعاے زہراؑ پاپین کے سالار یاسر عباس اپنے شاگرد اقرار علی پاپین۔ملک احسن علی۔ملک محسن علی۔ملک اسد علی۔ملک حسن علی کھبہ بڑالہ۔سالار ماتمی سنگت وفاے ذوالجناح کھبہ کے سالار قاسم رضا علوی۔پیش امام جامعہ مسجد کھبہ بڑالہ حجت السلام والمسلمین قبلہ امیر حسین جعفری۔سید کسراں سے سید علی تقی کاظمی۔مرتضی بھائی سید اڈا۔توصیف علی سید اڈا۔ذاکر اہلبیتؑ سید سہیل کاظمی۔ذاکر اہلبیتؑ سید مطیع الحسن گاہی سیداں۔محسن ریاض محسن لاہور۔سید عمران شیرازی لاہور۔سید گلفام شیرازی لاہور۔ہادی علی راولپنڈی۔ ثالث حسین سیداڈا۔واجب علی فرید۔فرحت عباس سیداڈا۔راحت شاہ زیدی گجرخان۔علی شاہ۔عرفان شاہ گجرخان۔ بھائی بشیر محاری میانوالی اوران کی فیملی کااور سبھی مومینن کا جنہوں نے محبتوں سے نوازہ ۔مولا سب کوسلامت رکھیں۔

زخم کرتے ہیں مرے ذکر تیرا شاہ ھدیٰؑ ء

جو تیرے عشق میں زنجیر سے لگائے ہیں

خادمِ ماتمیان بندہ ناچیز

کامران جعفری

کھبہ چک بیلی راولپنڈی

kamranjafry7670@gmail.com
WhatsApp: 0321-5613504 0336-0157232

ماتم کی صدائیں

ماتم کی یہ صدائیں سدا جاری رہیں گی
اور زہرہؑ کی دعائیں سدا جاری رہیں گی
اللہ کی ثنا کو جاری نیزے پہ ہے کیا
تیری حسینؑ ثنائیں سدا جاری رہیں گی

عہد

نام حسینؑ پہ مرنا ہے عہد کیے ہوئے ہیں
ماتمی ہاتھوں میں زنجیر لیے ہوئے ہیں
جھکتے نہیں ہے کبھی باطل کے سامنے بھی
جام تمہاری مودت کا یہ پیئے ہوئے ہیں

☆☆☆

سلام یا فضہؑ

حسنینؑ کہہ کے اماں کرتے ہیں احترام
رب نے کیا ہے فضہؑ عالی ترا مقام

کیوں کر ترے نہ آگے جھک جائیں ملائک بھی
سرکارِ دو جہاںؐ نے رکھا ہے تیرا نام

تو نے درِ جنابِ زہراؑ کی نوکری کی
تیرے قصیدے گائے یثرب میں خاص و عام

زینبؑ کے ساتھ ایسی تو نے وفا نبھائی
ممنون تیرے فضہؑ ہیں شاہِ تشنہ کام

کر دے اگر عنایت تو کامرانؔ پر بھی
بی بیؑ کے ذاکروں میں ہوجائے اس کا نام

☆☆☆

عباسؑ تم ہوتے

ستم ایسے نہیں ہوتے اگر عباسؑ تم ہوتے
نہ یوں خیمے کبھی جلتے اگر عباسؑ تم ہوتے

سرِ دشت بلا شبیرؑ کا بے سر پڑا لاشہ
لعیں پامال نہ کرتے اگر عباسؑ تم ہوتے

ردائے فاطمہ زہراؑ سرِ زینب پہ ہی رہتی
نہ خوں سجادؑ یوں روتے اگر عباسؑ تم ہوتے

تماچوں سے سرِ زنداں وہ بہلائی نہیں جاتی
نہ کانوں سے لہو بہتے اگر عباسؑ تم ہوتے

لکھے گا کامراں زنجیر سے یہ پشت پر نوحہ
حرم دربار نا جاتے اگر عباسؑ تم ہوتے

☆☆☆

وچھوڑا

لوٹ کر آئے گا واپس مرا کنبہ کب تک
منتظر بیٹھے گی دروازے پہ صغریٰؑ کب تک

خواب رکھتے ہیں پریشاں مرے بھائی مجھ کو
دیکھ پاؤں گی بتا میں ترا چہرا کب تک

اب تو اصغرؑ بھی چھٹے ماہ میں ہوگا میرا
ہائے دیکھوں گی میں چہرہ وہ دلارا کب تک

ایک مدت سے میں مصروف سفر اہلِ حرم
ختم یہ ہوگا سفر آپ کا بابا کب تک

اے مرے وقت کے ہادیؑ اے مرے شاہِ زمنؑ
تیرا دیکھے گا کامرانؔ بھی رستہ کب تک

☆☆☆

بازار

قیدی بنا کے لائے ہیں بازار بیبیاں
کہتی رہی ہیں ہائے علمدار بیبیاں

نیزے پہ سر حسین علیہ السلام ہے
کیسے کریں امام کا دیدار بیبیاں

شمرِ لعین یوں نہ ستم کر یتیم پر
کہتی رہی شمر سے یہ ہر بار بیبیاں

مردوں میں ایک حضرتِ سجادؑ ہیں باقی
ہمراہ تھیں بیمار کے لاچار بیبیاں

اے کاش کامرانؔ بھی ماتم کرے وہاں
روئی ہیں جس جگہ پہ دل افگار بیبیاں

☆☆☆

وچھوڑا

آؤ گے لوٹ کر کب اکبرؑ خبر نہیں
راہوں سے تیری ہٹتی میری نظر نہیں

بھائی کبھی تو آ کے احوال لے مرا
یہ زندگی تمہارے بن تو بسر نہیں

دل میں لیے یہی میں ارمان رہ گئی
ہمراہ تیرے کیسے میرا سفر نہیں

اب اور کتنے دن میں روتی رہوں یہاں
جینے کا حوصلہ اب مجھ میں مگر نہیں

یہ کامراںؔ پرسہ اس کو قبول ہو
جس کی بغیر بھائی ہوتی بسر نہیں

☆☆☆

نوحہ امام مولا کاظم علیہ السلام

چوداں برس ہے بیتے بابا وطن کو آئیں
کاظمؑ کی بیٹیوں نے مانگی ہیں یہ دعائیں

ہم نے سنا ہے بابا زنداں ہے قید خانہ
ہم نے سنا ہے اس میں آتی نہیں ہوائیں

اک عمر بن تمہارے رو رو کے کاٹ لی ہے
ہم پر جو بن تمہارے بیتی کِسے سنائیں

زنجیر نے تمہارا سب ماس کھا لیا ہے
کس جرم کی ہے ابنِ زہراؑ تجھے سزائیں

تکنے کو تجھ کو بابا آنکھیں ترس گئی ہیں
آؤ تو ہم بھی کوئی اب عید بھی منائیں

جو کامرانؔ پرسہ لفظوں میں دے رہا ہے
بے شک یہ میرے مولا کاظمؑ کی ہیں عطائیں

☆☆☆

مصائب ملکہ شامؑ

تیئں وانگوں اماں زہراؑ ڈٹھا زینبؑ نے دربار اے
تینڈے غم وچ روے ہن بچڑے مینڈے غم وچ پُتر بیمار اے

جیویں تیکوں جھڑکاں ملیاں ہن تینڈا زخمی پاسہ ہویا اے
انجیں میں وی جھڑکاں جھلیاں ہن سہہ ظلم دے کئی کئی وار اے

تیئں بھاہ چوں نکل کے ما زہراؑ جیویں امام بچایا ہے
انجیں میں کربل بچیندی رہی عترت دا پاک سالار اے

اوہا حسبونا دے شعلے ہن جیہڑے کربل وچ آکے بھڑکے
تینڈا گھر نہ لٹیا مُسلماناں تک حال مینڈا ہک وار اے

جیویں ما زہراؑ دربار ڈٹھا کامرانؔ او ما کوں مار گیا
انجیں دھی زینب کوں مار گیا ہائے شام والا بازار اے

☆☆☆

نوحہ شہادت امام موسیٰ کاظمؑ

دتا زہر جفا دا کاظمؑ کوں زنجیراں نہ ول لہایاں
نہ جیندیاں ملیاں دھیاں کو انج امت جدایاں پایاں

گئیاں گزر اٹھاوی عیداں ہِن نہ بابا ولیا وطناں تے
وطناں تے ویٹر کریندیاں ہِن رورو کے درد ستایاں

ہِک دھیاں دے غم وچ رویا ہئی آئی کربل یاد اے
جیویں کیتے سفر عبور اے ہتھ رُجھے ہوئے زہراؑ جایاں

رئیا وانگ رکوع موسیٰ کاظمؑ زندان اچ چوداں سال اے
اس تنگ زنداں وچ ظلم کیتےِ رج رج ہن آنڑ سپایاں

کامرانؔ جنازہ چائی آندے مزدور بے وطن مسافر دا
زہراؑ دے بچڑے دی غُربت ہرسمت اداسیاں چھائیاں

☆☆☆

سلام یا زہراؑ

دشمنِ فاطمہ کو ہم برا سمجھتے ہیں
بات ان لوگوں سے کرنا دغا سمجھتے ہیں
منکرِ بنتِ مصطفیٰؐ کو ہم
صرف لعنت زدہ سمجھتے ہیں
چھین کر باغِ فدک زہراؑ سے
خود کو وہ باوفا سمجھتے ہیں
شانِ بنتِ نبیؐ ہے کیا لوگوں
عاشقِ مصطفیٰؐ سمجھتے ہیں
ہم دعائے جنابِ زہراؑ ہیں
خوب ہم مرتبہ سمجھتے ہیں
تم کو اب کامرانؔ عرشی بھی
نوکرِ سیدہؑ سمجھتے ہیں

☆☆☆

مقتل امام حسینؑ

ول ونج خیمے دے پاسے مینڈے سینے دی تسکین اے
بھوں ظلم کریسی معصومہ مقتل وچ آنڑ لعین اے

ایندی فطرت ہے اِے ظالم ہے ہنڑ رج کے ظلم کریسی
تیکوں جھنڑکاں دے کے در لاسی ہس ہس کے شمر لعین اے

انجیں تینڈے بچڑی ہو ویسن رُخسار تے کن ہنڑ زخمی
جیویں ظالماں کیتی مقتل وچ مینڈی ظلم دے نال جبین اے

کجھ لحظہ سم پودھی مینڈی آ زخمی پیو دے سینے تے
پامال ہو ویسی اے بچڑی تینڈے سمنڑ دی جا حسین اے

انج وانگ شبیرؑ دے کربل وچ پیو دھی دے سامنڑیں کسنڑاں نئیں
کامرآن گواہ ہے حشر تائیں کربل دی پاک زمین اے

☆☆☆

وچھوڑا

صغریؑ دیاں مک ویسن ساہواں چن اکبرؑ
تینڈے آنڑ دیاں تک تک راہواں چن اکبرؑ

بہہ دُھپ تہہ روندی آں تینڈا وعدہ کرکے یادا ے
بھل گئیاں گھر دے وچ وی چھاواں چن اکبرؑ

میں خاب وچ ڈٹھے تکیا تینڈے سینے لگی برچھی
غازیؑ دیاں نے کٹیاں باہواں چن اکبرؑ

کدوں ویر ول کے آسیں قاصد نوں اے ڈساویں
لکھیاں تحریر وچ نے ہاواں چن اکبرؑ

کامرانؔ کھا گیا ہے ایہوں دکھ علی اکبرؑ دا
تیکوں پائے نہ سہرے ونج ماواں چن اکبرؑ

☆☆☆

پندراں آزاناں

پندراں اذاناں سنڑیاں جاں شام سجادؑ بازار اے
منہ والاں نال لکا کے ہر روئی پردہ دار اے

زہراؑ جایاں ہن بن چادر بدبخت شرابیاں دا مجمہ
اے سوچ بازار اچ بہوں رویا رت قافلے دا سالار اے

رج بُغض علیؑ وچ ظلم کیتا انہاں پاک علیؑ دیاں دھیاں تے
باغی باغی سڈ کر دے رہے پتھراں دے سرتے وار اے

پہلے بھینڑ ڈٹھا ہا کربل وچ ہائے ویرکُوں کُسدا بہوں اوکھا
پیا بھینڑکُوں کُسدا ڈہندا اے ہنڑ نیزے سر سوار اے

جیویں کامرانؔ سجادؑ کیتا اوکھا بازار عبور اے
اس غم وچ اج تائیں روندے شبیرؑ دے ماتم دار اے

☆☆☆

بازارشام

برسات ہے پتھراں دی گھبرا گئے بال معصوم اِے
ہے کم سن زہراؑ سر ننگے بدمعاشاں دا ہجوم اِے

ایہا بھینڑ سجادؑ توں پچھدی ہے ساڈا کیہڑا جرم ہے ڈس ویرن
اساں وانگ تے قیدی نہیں ہونڑیں انج دنیا تے مظلوم اِے

ہن گل دکھدے مستوارں دے سر زخمی ہن مجبوراں دے
اوڈدیکھ تاں سہی پابند رسیاں فرواؑ زینبؑ کلثومؑ اِے

جڈاں تینڈی کنڈتے ڈھندا اے بہوں ہوندا ظلم لعیناں دا
بہوں روندا اے زنجیراں وچ کم سن باقرؑ مغموم اِے

کامرانؔ سکینہؑ آہدی رہی طے کرکے سفر بازاراں دے
زندان دے وچ میں مرویساں اِے گال میکوں معلوم اِے

☆☆☆

نوحہ امام موسیٰ کاظمؑ

کاظمؑ رہا نہ ہو ہی سکے تھے زنجیر سے
کٹتا تھا جگر ہائے زہر کی تاثیر سے

بغداد کے پل پہ تھے بنتِ نبیؐ کے بین
مارا مرے بچوں کو زہر سے تو تیر سے

کاظمؑ بھی دمِ آخر مل پائے نا بچوں
بچے بھی مل نہ پائے بابا اسیر سے

تابوتِ موسیٰ کاظمؑ پل پر یوں دھر گئے تھے
تھا کامرانؔ بغض جو مولا شبیرؑ سے

☆☆☆

نوحہ بی بی فاطمہؑ

جھٹلائی ظالموں نے بیٹی رسولؐ کی
افسوس نہ گواہی اس کی قبول کی

الفت نہ جانے کیسی تھی یہ رسولؐ سے
تحریر تک نہ مانی ہائے رسولؐ کی

یک لخت یوں ضعیفہ سی بی بیؑ ہوگئی
حاکم جو بولا باتیں یہ ہیں فضول کی

مسند سے جس کی خاطر اٹھ جاتے تھے رسولؐ
توہین امتی نے کی اس بتولؑ کی

احسان یوں چکایا امت نے مصطفیٰؐ کا
کربل میں آلؑ کاٹی آلِ رسولؐ کی

☆☆☆

نوحہ بی بی فاطمہؑ

محرومہ کا جنازہ حیدرؑ اٹھا رہے ہیں
بچوں سے چھپ کے شب میں آنسو بہا رہے ہیں

لے جا رہے ہیں مولاؑ تابوت فاطمہؑ کو
آنسو مگر وہ بچوں سے بھی چھپا رہے ہیں

دنیاسے روتی وہ چل بسی ہے آخر
کہتی تھی بابا تیرے عاشق ستا رہے ہیں

لے کر چلے ہیں مولاؑ شب میں جو اک جنازہ
امت سے وہ نبیؐ کی اس کو چھپا رہے ہیں

اے کامرانؔ زہراؑ کی بے بسی تو دیکھو
تربت کے سب نشاں بھی حیدرؑ مٹا رہے ہیں

☆☆☆

علی اصغرؑ

وہ بے مثال ہے تخلیق ربِ اکبر کی
مثال لائے تو کوئی جنابِ اصغرؑ کی

کیا وہ تیغِ تبسم سے وار دشمن پر
کہ غیر ہوگئی حالت یزیدی لشکر کی

لگی ہے آپ کے در سے یہ آس عاصی کو
کہ میری ٹالیں گے مشکل گھڑی وہ محشر کی

جو دیکھا بھائی کو نوکِ سناں پہ عابدؑ نے
بیماری اور سوا ہوگئی تھی مضطر کی

نہ کامرانؔ کے دل کو سکوں رہا باقی
لکھے تو کیسے شہادت جناب اصغرؑ کی

☆☆☆

نوحہ امام سجادؑ

سجادؑ کے پاؤں میں جو زنجیر ہے بھاری
کانٹوں پہ سفر کرتا ہے بیمار مہاری
وارد ہوئے جو عرش نشیں شام میں سارے
اک قوم نجس لوگوں کی موجود تھی ساری
سجادؑ سے کہتی تھی یہ معصوم سکینہؑ
مر جائے گی اس شام میں ہمشیر تمہاری
آواز چچاؑ جان کو دے کے میں بلالوں
فریاد مگر سنتا نہیں کوئی ہماری
مجمع تھا شرابی کا وہ بے پردہ حرم تھے
خوں عابدؑ بیمار کی آنکھوں سے تھا جاری
اے کاش پئے پرسہ وہاں کامرانؔ ہووے
عابدؑ نے جہاں روکے لہو قید گزاری

☆☆☆

نوحہ شہزادہ علی اصغرؑ

رکھے جگر پہ ہاتھ کو بے شیر کی طرف
ام ربابؑ تکتی رہی تیر کی طرف

اصغرؑ نے بڑھ کے تیر گلے پروہ لے لیا
حرمل نے جو چلایا تھا شبیرؑ کی طرف

آنکھوں میں آنسوؤں کو چھپائے وہ رو پڑی
بے شیر دیکھتا رہا ہمشیرؑ کی طرف

دل میرا کامرانؔ تڑپتا ہے جانے کو
شبیرؑ کے بے شیرؑ کی جاگیر کی طرف

☆☆☆

حسرت

کٹ گئے بازو غازیؑ دے جڈاں منڑ دریا تے ڈُور اے
گھن مشک سکینہؑ لہہ بیٹھا تھیں مقتل وچ مجبور اے

بہوں تیر بدن وچ غازیؑ دے ھک اکھ وچ ظلم دا تیر اے
نئیں خیمے سکینہؑ آسنگدا انج زخماں توں ھاں چُور اے

تینڈا ویر ہے اصغرؑ بہوں پیاسا اس گل دا بہوں احساس اے
میں جانڑداں ہا پیا راہ ڈھندا گُل پیاسا کم سن پُور اے

مینڈے لاش نہ خیمیاں وچ جاوے چن اُم البنینؑ دا فرمائے
اُوندی اِے حسرت کیویں رب جانڑیں کیتی چن زھراؑ منظور اے

توڑے چاکے پانڑیں ہتھاں تے غازیؑ دریاوچ ڈھول دتا
کامرانؔ ڈسا وے ہا کیڈا زینبؑ دا مانڑ غیور اے

☆☆☆

شہادت جناب حبیب ابن مظاہرؓ

اعلان حسین لعین کیتا حبیبؓ دے سر کُوں چا اے
میں اوکوں قتل کیتائیں جیکوں آہدا شبیرؑ بھرا اے

میں پھرے دار شبیرؑ توں ہے لیا وکھرا بدلا کربل وچ
میں گھوڑے ہن دوڑائیں ایندا زین اِچ سر لٹکا اے

ودھا آھدا ابنِ سعد کُوں ہا دے قتل وا ڈھیر انعام اِے
ایکوں خون دے وچ رنگین کیتا نیزے دے وار چلا اے

اوں ویلے آپ ہا تڑپ گیا ایندی حالت ویکھ کے چن زہراؑ
شبیرؑ دے سامنڑیں مقتل وچ میں انج دا ظلم کیتا اے

گل لا حبیبؓ دے لاشے کُوں کامراںؔ شبیرؑ اِے وینٹر کرئے
انج تینڈے قتل دا کربل وچ میکوں ارمان بڑا اے

☆☆☆

مقتل

ہے تشنہ لب حسینؑ پہ افواج کی یلغار
پلٹا ہے سر جھکائے ہوئے روتا راہوار

دریا سے کوئی آ کے مٹا دیتا تشنگی
ہے مارتا زمین پہ وہ پاؤں باربار

بھائی کو کس جگہ پہ اتارا ہے یہ بتا
کس جا پہ تم نے چھوڑ دیا اپنا وہ سوار

مارا کسی نے نیزہ تو برسائے گئے تیر
ہیں خون سے تر ہائے مرے بھائی کے رخسار

وزنی ہے تیر ڈھیروں کامران کیا لکھے
غلطاں ہوا ہے خون میں وہ صاحبِ کردار

☆☆☆

نوحہ شہزادہ علی اصغرؑ

جب حرملا نے تیر لگایا کمان میں
ماں بولی میرا لال ہو رب کی امان میں

تیرے بغیر زندگی یہ خاک ہے صغیر
بستی ہے جان میری تمھاری ہی جان میں

اصغرؑ تڑپ رہا تھا جو کربل کی خاک پر
چھانے لگی تھیں سرخیاں پھر آسمان میں

تنِ نوکا تیر اور گلوئے علی اصغرؑ
حرمل سا ہوگا کوئی نہ ظالم جہان میں

خونِ پسر شبیرؑ نے چہرے پہ مل لیا
تھا حوصلہ زمین میں نہ آسمان میں

یہ بین کامراؔن تھے لب پر ربابؑ کے
ماں مجھ کو کہہ سکا نہ وہ اپنی زبان میں

☆☆☆

واپسی مدینہ

بنتِ علیؑ کے بین تھے اکبرؑ نہیں رہا
صغریٰؑ ترا جوان برادر نہیں رہا

برچھی جگر سے کھینچ کے شبیرؑ نے کہا
زینبؑ تمھارے بھائی کا دلبر نہیں رہا

واغر بتا کے بین مسلسل تھے دشت میں
افسوس وہ شبیہ پیمبرؐ نہیں رہا

غش سے جگا کے عابدؑ مضطر کو دی خبر
سجادؑ اُٹھو تیرا برادر نہیں رہا

ممکن کہاں یہ درد کا منظر کوئی لکھے
ہاں کامرانؔ وہ دلِ سرورؐ نہیں رہا

☆☆☆

حسرت

دیکھے نہ کھلے سر کوئی غم خوار کی حسرت
بازار میں ہے عابدؑ لاچار کی حسرت
آلِ عباؑ پہ کوئی تو کر دیتا یہ احسان
افسوس رہی زینبؑ لاچار کی حسرت
ڈھونڈا کیئے وہ بابا کو معصومہؑ کی آنکھیں
آنکھوں میں تڑپتی رہی دیدار کی حسرت
کس موڑ پہ لے آیا ہے عابدؑ کو مقدر
مرجانے کی دل میں رہی سالار کی حسرت
پرسہ ہو ہمارا بھی کبھی صحنِ حرم میں
مولا ہے ترے ادنیٰ عزادار کی حسرت
ہے لب پہ کامرانؔ کے بس دید کی دعا
مرجائے نہ دل میں لئے دیدار کی حسرت

☆☆☆

شیریں تینڈے شہر دے وچ

شیریں تینڈے شہر دے وچ آیا مینڈا قیدی پُتر امام اِے
آکھے زینبؑ اوہے غیرت مند اِتھیں فاسق مجمہ عام اِے

ہس رت ودھ گئی جڈاں ویکھے ہس پھوپھیاں دے سر عریان اِے
ہنڑ ویر دے قاتل کُوں ڈھندا پیا گھندا ڈھیر انعام اِے

جیہڑی کنڈ سجادؑ دے اوہلے ہے پئی لک لک کے ہے رج روندی
اوندے کن رُخسار نے بہوں زخمی معصوماں اوندا نام اِے

کدیں وسدے ویلے وچ شیریں میں ہس شہزادی کُوفے وچ
اج قیدنڑ میکوں آہدا ہے کوفے دا بلوہ عام اِے

رہی آہدی ول ول شیریں کُوں کامرانؔ ہے جائی زہراؑ اے
آموت ویندی نہ میں کردی بدمعاشاں نال کلام اِے

☆☆☆

نوحہ شہادت امام حسنؑ

تاریخ اج کیتا اُمتیاں نے ہائے انج داظلم اخیر اے
مسموم حسنؑ دے میت دا رنگ بدل گئے ہِن تیر اے

وسدے ویلے جیہڑا نانے دے کدیں دوش دا ہا اسوار ریہا
اوندا میت ولایا امت نے رج کرکے ظلم اخیر اے

چا جگر دے ٹکڑے آہدی رہی ہائے رو رو کے زہراؑ جائی
تینڈا اسامنڑ یں تڑپڑاں بھینڑیں دے گیا مینڈے جگر کُوں چیر اے

کامران ایہو دکھ کھا گیا ہے نہ نانے کول ہے دفن تھیا
زہراؑ دے بچڑے دی ہائی جگ توں وکھری تقدیر اے

☆☆☆

ڈوں صابراں پانڑی نہی منگیا

ڈُوں صابراں پانڑیں نہیں منگیا وچ کربل دے میدان اِے
ہِک ہے سجادؑ مہاری دوجہ عباسؑ جوان اِے

پانڑیں سجادؑ نیئں منگیا منگی چادر ہے پھوپھیاں دی
جڈاں پھوپھیاں ماواں دے ویکھے بازار اچ سر عریان اے

نیئں پانڑیں پیتا ہے اصغرؑ تھیا تیر دے نال شہید اے
تھیں بازو قلم عباسؑ گئے ہائے نہر اُتے ارمان اے

اکبرؑ قاسمؑ دیاں قاتلاں توں او کیویں پانڑیں مَنگے
جنہاں سامنڑیں لاشے ویکھے ہن ہائے خون دے وچ غلطان اے

اِے سوچ کے پانڑیں نیئں پیتا ہتھاں تے چا عباسؑ اے
کامران نے پیاسے خیمیاں وچ سادات دے گُل طِفلان اے

☆☆☆

نوحہ بی بی سکینہؑ

سفروں میں سکینہؑ کو سنبھالے عابدؑ
جی چاہے یہ بہنا کو اُٹھالے عابدؑ

دیکھا جو ستم ہوتے معصوم سی بہن پر
کیسے تجھے ظالم سے بچالے عابدؑ

جُھک جُھک کے چل رہا سالار قافلے کا
ہیں بیڑیاں پاؤں میں ڈالے عابدؑ

آئی جو شام کی منزل تو گر پڑے
کیسے ہے قافلے کو سنبھالے عابدؑ

کامرانؔ ڈر گئی اور تھی سکینہؑ بھی
زنداں کے کر دیا جب حوالے عابدؑ

☆☆☆

غازیؑ دیاں باواں

جیں ویلے نہر اتے کٹیاں غازیؑ دیاں باواں
ہر بی بی رو رو وینڑ کرے ہائے ساڈیاں پاک رداواں

بھوں اوکھا مقتل تائیں شبیرؑ ہے کمر جھکا آیا
آکھے غازیؑ میںڈی مک گئی اے تیکوں کنج خیمے پہنچاواں

اے حسرت ری اے چن غازیؑ کداں میکوں ویر بلاوے ہا
احسان اے کر چن زہراؑ تے ہن آخری تینڈیاں ساواں

تو لہہ بیٹھائیں صحرا دے وچ میںڈی کمر دا زور وی مک گیا اے
نئیں اوکھے ویلے نبھدی ہک پل وی باج بھراواں

کامرانؔ او منڑ دریا تے تھیں حصیاں وچ تقسیم گیا
سادات دے پیاسے بال ڈیندے جینڈے آنڑدیاں ہن راواں

☆☆☆

کیں ہے عبالٹی

کیں ہے عبالٹی تے کیں مندری آنڑ لہائی اے
شبیرؑ تینڈی بن چوُں نہ لاش کیں چائی اے

لاشاں تے ڈھیر پتھراں دا آکھے ویکھ کے اے زینبؑ
بے کفن پیا اے ریت اتے مظلوم مینڈا بھائی اے

سہا اے صدمہ اکبرؑ دا غازیؑ دا لہنڑا تکیا
بھینڑیں کوں مارگی اے ہنڑ ویر دی جدائی اے

جینڈے جوڑے لے کے آیا اے عرشاں توں جبرائیلؑ اے
کامرانؔ اوندا ساماں لٹڑی رہی خدائی اے

☆☆☆

واپسی قافلہ سادات

رو پچھدی رہی عابدؑ توں ڈٹھا قافلہ جاں صغریٰؑ اے
کیوں ویر اکبرؑ نہیں آیا گیا دل مینڈا گھبرا اے

جیویں اوکھا وقت نبھایا میں بعد اکبرؑ دے ویرن
مینڈے درداں پئی جیندی ما ام البنینؑ گواہ اے

تینڈے اجڑے پوردی حالت پئی ڈسدی اے سجادؑ اے
رب جانڑیں کیویں آیاں بہوں اوکھا وقت نبھا اے

آیا نظر جے ویر اکبرؑ ایہہ شکوہ آپ کریساں
کیوں سڈیا نہیں میکوں کربل تیکوں پاواں ہا سہرا اے

کامرانؔ ہے غش کر گئی اوں ویلے درداں ماری
جڈاں ڈسیا اکبرؑ کوں گئی جگر دی برچھی کھا اے

☆☆☆

ٹکڑے کہیں پڑے

بازو کہیں پڑے ہیں ٹکڑے کہیں پڑے ہیں
عباسؑ اس طرح سے ٹکڑوں میں بٹ گئے ہیں
حسرت سے دیکھتے ہیں شبیرؑ تیر قاتل
عباسؑ جس ستم سے گر کر نہیں اٹھے ہیں
کوزے اٹھائے بچے رو رو پکارتے ہیں
لیکن وہ مشک لے کر واپس نہ آسکے ہیں
شبیرؑ دیکھتے ہے لاشہ جری جواں کا
جانے سے جس کے مولا تنہا سے ہوگئے ہیں
لاشوں کے درمیاں ہے تشنہ علیؑ کی بیٹی
پیاسے تو شب ڈھلے ہی کوثر پہ جاچکے ہیں
ہے کامراںؔ نوکر عباسؑ باوفا کا
جس کے سبب جہاں میں یہ مرتبے ملے ہیں

☆☆☆

دربار

اماں تیئں جھنڑکاں جھلیاں وچ یثرب دے دربار اے
آ ویکھ ہنڑ پتھر جھلیندی دھی شام والے بازار اے

تینڈی غربت تے اماں زھراؑ ہائے روندے حسنؑ حسینؑ رہے
مینڈی غربت تے پیار روندا اے رت عابدؑ پتر بیمار اے

تینڈے ہتھ تے ہائی جیویں ضرب لگی میں حال ڈساواں کیا امڑی
انجیں دھی تینڈی دا ہوگیا ہے سر زخمی وچ بازار اے

جیہڑی تینڈے سنگ دربار گئی ما فضہؑ زخمی تھیں گئی اے
ہے مینڈا پردہ بنڑدی رہی بازار دے وچ کئی وار اے

کامراںؔ تاریخ ڈسیندی اے دُکھ ما تے دھی دے رو رو کے
گیا زہراؑ کو دربار مکا دتی شامیاں زینبؑ مار اے

☆☆☆

شہادت امام موسیٰ کاظمؑ

مرے مولا کاظمؑ جو مارے گئے ہیں
نہ زنجیر ان کے اتارے گئے ہیں
کسی نے نہ حرمت کا پاس ان کی رکھا
جنازے کو تکنے تو سارے گئے ہیں
سدا ان کی غربت پہ روئے ہیں کاظمؑ
وہ پیاسے جو دریا کنارے گئے ہیں
اسیری میں گزری ہے ساری عمر یوں
کہ گھر پھر نہ مولاؑ ہمارے گئے ہیں
کرو کامرانؔ چاک تم اب گریباں
کہ مولاؑ جہاں سے تمہارے گئے ہیں

☆☆☆

سوال روتا ہے

وہ اک یتیم کے سن کرسوال روتا ہے
امامِ وقت ہے اور پرملال روتا ہے

سکینہؑ مانگ رہی ہے لعیں سے باپ کا سر
بہن کا دیکھ کے عابدؑ یہ حال روتا ہے

اسیر شام کے زندان میں ہوئی بچی
وہ قیدخانے کا کر کے خیال روتا ہے

وہ چار سال کی معصومہؑ دُختر سرورؑ
وہ جس کا ہو گیا جینا محال روتا ہے

ہیں کامرانؔ قیامت سی قید خانے میں
سکینہؑ کر گئی ہے انتقال روتا ہے

☆☆☆

بالیاں اتاری

ہر ظلم سہہ رہی اب بیٹی یہ تمہاری
مارے گے تماچے اور بالیاں اتاری

رخسار میرے زخمی بابا ہوئے ہے دیکھو
مقتل میں رو رہی ہے بیٹی تمھاری پیاری

تیروں سے ہو گیا ہے سینہ تمھارا زخمی
سوئے گی اب کہاں پر بیٹی تیری دلاری

جکڑی ہوئی سکینہؑ تھی ایسے رسیوں میں
سانسیں بھی اس یتیمہ پر ہو گئی تھی بھاری

نازوں سے جس کو پالا تھا کامرانؔ شہ نے
اس پر مصیبتوں کے تھے وار سارے کاری

☆☆☆

نوحہ شہادت امام علیؑ

آیا اوکھا ویلا غازیؑ تے لوگو انویں رمضان اِے
بابے مظلوم دا جیئں ویلے ڈٹھا سر ہا لہولُہان اِے

پئے روندے حسنؑ و حسینؑ اِے سادات دا لُٹ گیا چین اِے
زہراؑ دے گھر دا ہویا اے پردیس اچ انج نُقصان اِے

ہک ویئڑ ہے دھی دا آیا کنج اجر رسالت پایا
کیہڑے جُرم اچ ماریا ہے ظالم انج کیوں ناطق قرآن اِے

ہے اُمت نے ظلم کمایا زینبؑ دا سر کھلوایا
ہے لاشہ فاتح خیبر دا جبرائیلؑ کھڑا حیران اِے

عباسؑ دا دُکھ ہے اج کامرانؔ ڈساوے کیہڑا
اج پاک زہراؑ دا ہویا اے گُل گھر دا گھر ویران اِے

☆☆☆

نوحہ شہادت شہزادہ علی اکبرؑ

کر بند اکھیاں مینڈا اکبرؑ ہتھ پھل برچھی وچ پاونڑاں میں
اَج صبر خلیلؑ کوں کربل وچ تینڈی لاش کوں چا ڈکھلاونڑاں میں

تینڈے قاتلاں توں میں پُچھ پُچھ کے تینڈے لہنڑ دی جاتے آیاں ہا
صغریٰؑ دا قاصد آگیا ہے تیکوں جیندیاں او ملواونڑاں میں

میں وانگوں موت پُتر دی جاں جڈاں پیو کوئی انج سہندا اے
اوندا کیا ہے حال ہوندا اکبرؑ تیکوں ہک لحظہ ڈساونڑاں میں

پئے تیر جفادے چلدے ہن تینڈے ساہ اکبرؑ پئے مکدے ہِن
تینڈی موت توں پہلے مر ویسن تینڈی ماواں کوں سمجھاونڑاں میں

جڈاں پُتر دے سینے تے رکھ کے خط دھی صغریٰؑ دا پڑھیا ہَس
کامرانؔ شبیرؑ دی غربت دا او کربل حال سنڑانونڑاں میں

☆☆☆

نوحہ شہادت امام تقیؑ

مولا امام تقیؑ دے گیا زہر جگر کوں کھا اے
آکھے قاتل کوں مظلوم ہا میں گھٹ پانڑیں دا پلوا اے

انج ٹکڑے جگر دے ہوگئے ہن تفصیل ڈسا نئیں سنگدا
جیویں لاشہ قاسمؑ دا ہویا ٹکڑے ٹکڑے صحرا اے

ایندی میت اُتے زہراؑ دا چن پیا رو رو کے ایہوں آہدا ہا
میکوں پیاسا ظالماں قتل کیتا تیکوں پیاسا زہر دتا اے

شبیرؑ کوں آکھے ما زہراؑ تینڈی لاش اُتے بچڑا آئی
مینڈے پُتر تقیؑ دی وطن اُتے پئی روندی دھی تنہا اے

تینڈی غربت تے ماصدق ونجیں تینڈی لاش نئیں کوئی چاونڑ والا
کامران اے رو رو وینڑ کرئے ایندی لاش تے آ زہراؑ اے

☆☆☆

نوحہ مصائب بی بی سکینہؑ

شبیرؑ دی دھی دے ہوگئے جڈاں کن ہِن لہولُہان اِے
ہس ہس پیا شمر شقی آکھے اے ہائی چاچے دی جان اِے

نہ اکبرؑ قاسمؑ غازیؑ ہے رونجڑی کُوں شبیرؑ آکھے
میں کُس ویساں توں رُل ویسیں اس گل دا بھوں ارمان اِے

توں ول ونج خیمیاں نوں بچڑی انہاں ظالماں ظلم کمانڑیں نے
اگے ماردتے انہاں کربل وچ اکبرؑ جئے پُتر جوان اِے

ہک لحظہ تینڈے سینے تے میں سمنڑائیں بابا مقتل وچ
ذرا تیر ہٹا کے سینے توں کر بچڑی تے احسان اِے

اگے کیتا قتل ہے چن زھراؑ ھُنڑ بدلے لینڑیں بالاں توں
کامرانؔ اے ظالماں کر چھوڑے ہِن مقتل وچ اعلان اِے

☆☆☆

بیٹھ جاؤں

کچھ دیر بیٹھ جاؤں بھائی میں چھاؤں میں
چُھبنے لگے ہیں کانٹے سجادؑ پاؤں میں
فوج لعین ہم کو لے جائے گی کہاں
وحشت سی چھا رہی ہے بھیا فضاؤں میں
سانسیں اٹک رہی ہیں چھبتی ہے ریسماں
مرجائے گی سکینہؑ سجادؑ راہوں میں
باندھا گیا ہے مجھ کو کیوں راہوار سے
کرتے ہیں یوں اضافہ میری سزاؤں میں
اے کاش تم نہ ہوتے پابند اس طرح
مجھ کو اٹھا کے چلتے بھیا جو بانہوں میں
زندانِ شام تک وہ مظلومہ جب گئی
تھی کامرانؔ آہیں پھیلی فضاؤں میں

☆☆☆

غازی علمدارؑ

جڈاں مار کے نیزے ظالماں نے ہن چادراں آنڑ لہایاں
رہیاں ہکلاں ڈھندیاں غازیؑ کوں اوں ویلے زہراؑ جایاں

پئے جلدے شعلے بھاہ دے وینڑ آندے عونؑ دی ما دے
جڈاں ویر شبیرؑ توں لہہ بٹھائیں ساکوں لٹیا اِے آنڑ سپاہیاں

انجیں بال گولیندی اے مقتل چوں ھنڑ اوکھی جائی زھراؑ اے
جیویں شبیرؑ نے مقتل چوں ہِن اوکھیاں لاشاں چایاں

جڈاں ہر مقتول ہالہہ بیٹھا وچ مقتل ظلم دے نال اے
گل طوق سجادؑ دے پیراں وچ ہن آنڑ زنجیراں پایاں

پھوپھیاں دی ویکھ کے غربت نوں کامرانؔ سجادؑ ہے رت روندا
پا رسیاں ہتھ وچ بن چادر کنج لاش بھراتے آیاں

☆☆☆

نوحہ بی بی سکینہؑ

ہتھ چُم کے ویر مہاری دے کیتے معصومہ وینڑ اے
جیویں مینڈے دُر لہہ گئے انج کیں دے وی نہ لہنڑ اے

ای تے انج دا ظلم کرو سارے ایکوں پیو دا سینہ بُھل جاوے
کرقتل شبیرؑ کُوں کربل وچ ہک بئے کُوں ظالم کہنڑاے

جیویں نال سجادؑ تے باقرؑ دے کیتی سکینہؑ ظالماں نے
نہیں قیدی رسیاں وچ ہوئی انج نال بھرا کوئی بھینڑ اے

جڈاں پیو دا سینہ نہ ملیا کربل تُوں گھن زندان تاایں
ول آپے سمنڑاں بھل گئی اے کامرانؔ معصومہ سینڑ اے

☆☆☆

غازیؑ کی لاڈلی

شبیرؑ کی ہوں دختر غازیؑ کی لاڈلی ہوں
شمرِ لعین مجھ سے چھینی ہے بالیاں کیوں

بیٹی ہوں میں سخی کی ہوں بھی بڑی سخی
دُر مانگو مجھ سے خود ہی تم کو اتار دوں

خنجر نہ ہاتھ بالوں میں ڈال کر چلاؤ
بابا ہے میرا پیاسا میں بارہا کہوں

چوما کیئے تھے جس کو احمدؐ بصد محبت
بہتا ہے اس گلے سے افسوس اب لہو

نوحہ لبِ سکینہؑ پر کامرانؔ تھا یہ
نا جاؤ میرے بابا مقتل ہے خوں ہی خوں

☆☆☆

شہزادہ علی اکبرؑ

اکبرؑ دے سینے دا کیتا رنگ برچھی تبدیل اے
تینڈے بعد میں جیساں کیا بچڑا رو آکھے فخر خلیلؑ اے

کیوں ہتھ نئیں چائیندا سینے توں میکوں اکبرؑ پُتر ڈسا اے
میں جانڑداں ہا تینڈی زندگی دے گئے رہ ہِن ساہ قلیل اے

انج ظالماں تیکوں زین اتوں وچ مقتل آنڑلہایا اے
جیویں کوفے چھت توں ڈھایا ہا مینڈا مار کے ویر عقیلؑ اے

کیا حال ڈساں میکوں ڈس اکبرؑ ہے خط صغریٰؑ دا آیا
تینڈی موت دا سنڑ کے مر ویسی تینڈی صغریٰؑ بھینڑ علیل اے

او دیندا اے پیا غربت دے ہنڑ ہو کے بہہ کے مقتل وچ
کداں ناز اٹھاونڑ والا ہا کامرانؔ جینڈے جبریلؑ اے

☆☆☆

تیر چکیندی آ

دے ازن میکوں بابا تینڈے تیر چھکیندی آں
زخماں تے ہتھاں دا سایہ میں آپ بنڑئیندی آں

تینڈی مظلومہ بچڑی کوں نئیں سمنڑدی جا لبھدی
ہر پاسے تینڈے بدن اُتے پئی تیر تکیندی آں

جیہڑی تینڈے زخماں وچ پے گئی بھوں گرم ہے ریت اوکربل دی
تینڈے قاتلاں توں جے وقت ڈھیا میں صاف کریندی آں

کامران ایہہ وینڑ کریندی رہی دُکھاں داحال سنڑیندی رہی
اٹھ دھی کوں مل گھن ھُنڑ بابا کل شام میں پئی ویندی آں

☆☆☆

نوحہ مسلم بن عقیلؑ

ایسا ستم ہوا نہ اسلام میں کہیں پر
آیا غریب مسلمؑ کس طرح سے زمیں پر

ہائے سفیر شہؑ تھا کس طرح رسیوں میں
زخموں کے وہ نشاں تھے مظلوم کی جبیں پر

کوفے کے در پہ دیکھا مظلوم کا کٹا سر
چھانے لگی غشی سی یوں عابدؑ حزیں پر

کہہ کہہ کے جس کو باغی ہے کامرانؔ مارا
روشن تھا نورِ سجدہ مظلوم کی جبیں پر

☆☆☆

مقتل

دیگر ویلے وچ مقتل دے ہک لاش چھڑاونڑ ڈھی گئی
بے کفن ھے پیو اجاں ریت اُتے اوندے نال آلاونڑ ڈھی گئی

اوں ویلے شمر کمینے نے کربل ہے ظلم دی حد کیتی
جڈاں زخمی پیو ِکوں کربل وچ گل باہواں پاونڑ ڈھی گئی

ہک موڑ تے ودھ گیا ہاجرہؑ توں صبر شبیرؑ دی بچڑی دا
جڈاں پیو دے سینے توں وزنی بھوں تیر ہٹاونڑ ڈھی گئی

تسکین میں تینڈے سینے دی تینڈے باجھوں بابا رُل ویساں
کامراؔن اے دُکھ بابے کُوں ہے مقتل سنڑاونڑ ڈھی گئی

☆☆☆

مقتل

او ویلے اجڑ گئی وچ کربل دھی زہراؑ اے
وہندے دریا دی منڑ تے جاں بیٹھی پیاسا ویر گوہا اے

آکھے مقتل وچ خاتون دی دھی کیہڑی جاتے جھنڑ یائیں ڈس ویرن
پتھراں تیراں دے ڈھیر تلے کیا توں اے چن زہراؑ اے

جینڈے ناز اٹھیندے کل مرسل جیہڑا ما زہراؑ کوں پیارا ہا
اوندے گل تے ظالم شمر شقی دتا وزنی خنجر چلا اے

جڈاں کوفیاں شامیاں ویکھا ہے ھنڑ کوئی نیئں بچیا زینبؑ دا
وچ خیمیاں دے آگئے ظالم تطہیر دی لٹنڑ ردا اے

کامرانؔ نے جیویں ویر کٹھے وچ کربل پیاسے زینبؑ دے
کدیں دنیا تے انج بھینڑیں دے نہ سامنڑے کسنڑ بھرا اے

☆☆☆

نوحہ علی اکبرؑ

ہوتا لعاب دیتا میں پیاسی زبان سے
شبیرؑ کہہ رہے تھے اکبرؑ جوان سے

منظر یہ میرے لال نہ بھولوں گا میں کبھی
ظالم نے توڑی برچھی بڑے ہی دھیان سے

سینے سے ہاتھ اٹھاکہ زرا زخم دیکھ لوں
اب اور نہ چھپاؤ اپنے بابا جان سے

تم عین جوانی میں مجھے چھوڑ چلے ہو
بیزار ہم بھی ہوتے ہیں اب اس جہاں سے

پڑھ نادِعلی شاہ نے اکبرؑ کو اٹھایا
برسا ہے خون کامراںؔ آسمان سے

☆☆☆

نوحہ مقتل

نہیں پتھر ہٹاونڑ دیندے رو آکھنڑ زہراؑ جایاں
رسیاں دے وچ چن ویرنڑ ہنی لاش تے بھینڑاں آیاں

سینے تے ڈھیر ہے پتھراں دا کیتے امت نے ظلم اخیر اے
گل چم ویرنڑ دا آکھنڑ مقتل وچ درد ستایاں

تینڈا زین توں انج اوکھا لہنڑاں نئیں محشر تااِیں بھلنڑا
نالِ بھینڑاں تے جیویں ویراں وچ ہِن امت جدائیاں پایاں

اکبرؑ قاسمؑ نہ غازیؑ رِئے تایوں خیمے جل گے ویرنڑ
نیزے دے نال رداواں ہن لٹیاں گستاخ سپایاں

نہ ظالماں رج کے کرنڑ دتے کامرانؔ نے وینڑ وی مقتل وچ
دے جھنڑکاں ویر دے لاشے توں مقتل چو آنڑ اٹھایاں

☆☆☆

شہزادہ علی اصغرؑ

اصغرؑ مرا چھپالے کربل کی اے زمیں
نیزوں سے ڈھونڈتے ہیں بے شیر کولعیں

اس دشتِ کربلا میں میں تنہا ہوں اے خدا
ساتھی نہیں ہیں گود کے پالے رہے نہیں

پامال کرنہ دیں وہ کہیں ننھی لاش کو
نیزوں کے وار سینے پہ سہتی رہی زمیں

مظلومیت تمھاری نہ لکھ پایا کامرانؔ
ہسوار سر ہے نیزے پے لاشہ پڑا کہیں

☆☆☆

نوحہ بی بی سکینہؑ

کہتی تھی شہؑ کی دخترؑ بابا سے یوں لپٹ کر
ظالم نہ مار خنجر بابا سے یوں لپٹ کر

مارو نہ میرا بابا پیاسہ ہے تین دن کا
وہ روکتی تھی خنجر بابا سے یوں لپٹ کر

تو مارلے تماچے جی بھر کے آج ظالم
اس پر مگر رحم کر بابا سے یوں لپٹ کر

پیر و جوان اس کے سب مار ڈالے تم نے
ہے اس کا وقتِ آخر بابا سے یوں لپٹ کر

ہے کامرانؔ پرسہ معصومہؑ کو ہمارا
روتی رہی جو شب بھر بابا سے یوں لپٹ کر

☆☆☆

وچھوڑا

کیوں چھوڑی ویندا اے صغریؑ کوں ڈس لجپال اکبرؑ
کہیں ڈسنڑاں اے پردیس وچوں تینڈی بھینڑ کوں تینڈا حال اکبرؑ

اصغرؑ وی چھوڑ کے میکوں ٹر امبڑی نال ہے چلیا
اوندے باجھوں جینڑاں ہو ویسی ہک پل اے ویر محال اکبرؑ

میکوں ڈس کنہاں ولڑاں وطن اتے کیہڑے مڑ نہ آسن ول کے
مینڈی تنہائی تے پئے روندے اے جیہڑے کم سن بال اکبرؑ

کامرانؔ پئی صغریؑ رو آکھے نہ ہٹھ توں ویر لہاویں ہا
میکوں موت توں پہلے مار ویسی تینڈے نکھڑن دا ملال اکبرؑ

☆☆☆

نوحہ شہزادہ علی اصغرؑ

نیزے کی نوک سے ہیں اصغرؑ نکال لائے
شبیرؑ کو ملال ہے رُبابؑ مر نہ جائے

ایسے درندہ صفت تھے ظالم یہ رہے دیکھتے
بیٹے کو باپ کیسے ہاتھوں سے ہے دفنائے

ننھی سی قبر کھودتے شبیرؑ رو رہے ہیں
حیران ہے ماں کھڑی پیاسا پسر اٹھائے

پھر ہے نکالا اصغرؑ نیزوں سے ظالموں نے
شبیرؑ تو اصغرؑ کا لاشہ تھے چُھپا آئے

سر ہے سناں کی نوک پر پامال ہوا کیسے
اصغرؑ کا لکھ کے نوحہ کامران روتا جائے

☆☆☆

نوحہ شہزادہ امیر قاسمؑ

مہندی والے ہتھ قاسمؑ۔۔تینڈے لبھدا اے شبیرؑ اے
پامال کیتا تیکوں ظالماں نے وچ کربل دی جاگیر اے

تصویر حسنؑ کوں گٹھڑی وچ شبیرؑ جوڑیندا ئیں ول ول کے
کُجھ لبھدائیں ٹکڑے بن دے وچ بنڑ غُربت دی تصویر اے

کنج لاش تینڈی کوں چاواں میں کنج وچ خیام پہچانواں میں
تینڈی لاش اتے کر چھوڑی اے انج ظلم دی اُمت اخیر اے

کامؔران شبیرؑ اِے روآکھے تینڈا حال یتیمی وچ ٹرنڑا
میکوں حشر تائیں وی نہ بُھلسی تینڈا قتل انج بے تقصیر اے

☆☆☆

نوحہ بی بی سکینہؑ

جاتے نہیں چہرے سے تماچوں کے نشاں بابا
بیٹی کو تری آتی ہے نیند کہاں بابا

تیروں سے ترا سینہ چھلنی ہوا ہے ایسے
حیراں تری غربت پہ ہیں دونوں جہاں بابا

دُر چھین کے ہے مجھ کو بابا تماچے مارے
دیکھو تو یہ رخساروں پہ نیلے نشاں بابا

کرتی تھی بین بی بیؑ لاشے سے یوں لپٹ کر
بن تیرے سکینہؑ کو ہے چین کہاں بابا

اب کامرانؔ کیسے لکھے گا اس سے آگے
سنتا ہے مسلسل جب آوازِ فغاں بابا

☆☆☆

نوحہ امام حسنؑ

کیوں پاک حسنؑ دے میت تے دتے اُمت نے تیر چلا اے
دتی دفن دی جاء نا کول نبیؐ دتا راہ چوں میت ولا اے

جیکوں جگر دا ٹکڑا آکھیا ہا ایندی امت توقیر بُھلا چھوڑی
جڈاں زہر جفا نال ماریا ہے دتی قبر رسولؐ ہلا اے

جڈاں حسنؑ دا سُرخ کفن تکیا رو رو زینبؑ ایہوں آہدی رہی
اجاں مادے زخم وی نئیں وٹرے کیتا اُمت نے ظلم جُدا اے

ایندے بچڑے قاسمؑ دا لاشہ کامراںؔ شبیرؑ نے انج چایا
جیویں جگر حسنؑ دے ٹکڑے ہِن بھینڑیں ہتھاں تے چا اے

☆☆☆

نوحہ امام باقرؑ

سجادؑ وانگوں ہن وزنی باقرؑ زنجیراں پایاں
سن چھوٹا ہا نہ ترس کیتا کیتے رج ہن ظلم سپایاں

ایندے گل تے رسیاں پا چھوڑے زخماں دے ہن نشان اے
سجادؑ دے سامنڑے رو رو کے کیتے وینڑ ائے زہراؑ جایاں

سنگ پھوپھیاں دے زخمی ہویا اوں ویلے ہا سر باقرؑ دا
سجادؑ دے سنگ زہراؑ جایاں جڈاں وچ بازار دے آیاں

معصوم سکینہؑ چھوٹی ہے ایندے گل دے رسن لہا چھوڑو
کمسن باقرؑ دیاں سفراں وچ نہ سنڑیاں امت دوہایاں

کامرانؔ گواہ ہے کربل وچ ہر ہوندا ظلم ڈٹھا باقرؑ
کر ظلم نے پیو تے دھی دے وچ جیویں اُمت جُدایاں پایاں

☆☆☆

درلہہ گئے چن غازیؑ

در لہہ گئے چن غازیؑ
تاہیوں زخمی کن غازیؑ

بابے تے ضرباں چلیاں
ہویا ٹکڑے تن غازیؑ

او چڑھیا نیزے تے
جیندا چھوٹا سن غازیؑ

ریا ڈُھپ تے لاشہ پیودا
وچ ماریا بَن غازیؑ

کامراںؔ سکینہؑ آکھے
گل مینڈے رسن غازیؑ

☆☆☆

چادراں

ہویاں چادراں توں محروم اِے
لیلاؑ ؑ زینبؑ کلثومؑ اِے

نیزے قرآن ھے پڑھدا
شبیرؑ دا سر مظلوم اِے

ہا شام بازار دا جس نے
کیتا عابدؑ کُوں مغموم اِے

سر ننگے زہراؑ جایاں
ہے شام دا نجس ہجوم اِے

کامران ظلم دی حد کُوں
نئیں کر سنگدا مرقوم اِے

☆☆☆

زخمی شبیرؑ

زخمی شبیرؑ دا سینہ
کتھے سم سی آنڑ سکینہؑ

نئیں مثل تاریخ چہ لبھدی
جیہڑے ظلم کیتے بے دیناں

پیا دھی دے سامنڑیں پاوے
ہتھ والاں چہ شمر کمینہ

نہ وانگ سکینہؑ ویکھے
انج پیو کُوں کُسدا دھی نہ

اس پاک شبیرؑ دے غم کُوں
بُھلسی کامرانؔ کدی نہ

☆☆☆

جوڑی مسلم بن عقیل علیہ السلام

کیا ما اجڑی دی عید اے
نہ تھیی پُتراں دی دید اے

والاں وچ ہتھ پا حارث
کیتے ظُلم دے نال شہید اے

نہ مر کے وی ہن نکھڑے
ہا انڑاں پیار شدید اے

رکھ سینڑ رقیہؑ رووے
پُتراں دی راہ تے دید اے

کامران یتیم ہن رُل گئے
ہا اپنڑاں وطن بعید اے

☆☆☆

شہزادہ علی اکبر علیہ السلام

تینڈی برچھی دا صدمہ اکبرؑ کدیں بُھلسی نہ بیمارؑ اے
تینڈا عین شباب اچ انج ٹُرناں گیا ہے سجادؑ کُوں مار اے

توں زین چھوڑی مُک نُور گیا بابے مظلوم دا اُوں ویلے
تینڈی لہنڑدی جاتے آیا ہا کئی ظُلم دے سہہ کے وار اے

ہمشکلِ نبیؐ حیران ہا میں تینڈی اُمت توقیر بھلا چھوڑی
سرکٹ کے تینڈا کربل وچ کیتا نیزے تے ہسوار اے

تینڈی موت دا سنڑ کے مر ویسی اگے ہجر تینڈے وچ روندی ہے
بھینڑیں دے واسطے ویراں دی بہوں موت ہوندی دشوار اے

کامران شبیرؑ دے بچڑے دا اے دُکھ نئیں کوئی لکھ سنگدا
جیہڑی برچھی ٹٹ کے سینے چُوں تھیئی جگر اکبرؑ چُوں پار اے

☆☆☆

بنتِ زہراؑ نے دی صدا غازیؑ

بنتِ زہراؑ نے دی صدا غازیؑ
لوٹ کے لے گئے ردا غازیؑ
ایک کہرام ہے بپا غازیؑ
جب سے تم ہو گئے جدا غازیؑ
طوق و زنجیر میں میرا عابدؑ
ظلم کی ہے یہ انتہا غازیؑ
بے ردائی ہے نوحہ ماتم ہے
ہاں یہی تو ہے بس بچا غازیؑ
اب طلب کب رہی ہے پانی کی
لوٹ کر بس ذرا تو آ غازیؑ
اب تماچے ہیں اور سکینہؑ ہے
اس کا دامن بھی جل گیا غازیؑ
نوکِ نیزا پے آ گیا کامراںؔ
بنتِ احمدؐ کا لاڈلا غازیؑ

☆☆☆

علمدارِ کربلاؑ

جڈاں لہہ عباسؑ گیا
ٹرے کمر شبیرؑ جھکا
کیتا وینڑ ہے زہراؑ جایاں
نہ ساڈی آس مکا
ہو اے یقین گیا اے
لٹ ویسی دھی زہراؑ
پئے راہ یتیم تکیندے
ہنڑ جام ہتھاں وچ چا
شبیرؑ آکھے غازیؑ کُوں
ہک واری ویر بلا
کامراںؔ تاریخ حیران اے
ایندی تک کے پاک وفا

☆☆☆

سید سجاد علیہ السلام

روۓ رت سجادؑ مہاری
لگی غیرت دی بیماری

بازار دے اوکھے موڑ اے
نہ بھلیا زندگی ساری

رہے زہراؑ جایاں لُٹدے
رل مل قرآن دے قاری

بہوں رویا رت ونج شام اے
تک پھپیاں دی لاچاری

زندگی کربل دے بعد اے
رت روکے سید گزاری

بے وطن کیویں دفنائی
کامرانؔ سکینہؑ پیاری

☆☆☆

غازی عباس علیہ السلام

زینبؑ دی آخری حسرت تے امید دا ناں عباسؑ اے
جیکوں نازاں نال پلیندی رہی ناطق قرآں عباسؑ اے

ہک پل نہ گھر وچ نظر آوے کل ہاشمی سارے تڑپ ویندے
زینبؑ دا پردا غازیؑ تے شبیرؑ دی جاں عباسؑ اے

وسدے ویلے پیاں غازیؑ کوں ہن تک تک جیندیاں بھینڑیں
زہراؑ جایاں لئی زندگی وچ رحمت دی چھاں عباسؑ اے

بے مثل وفا دا بنڑیاں ہے کامرانؔ شہنشاہ اے دُنیا تے
انج جرآت وکھائی کربل وچ تیئں تے ما نازاں عباسؑ اے

☆☆☆

سید سجاد علیہ السلام

نہیں بھلیاں عابدؑ شام اِے
بازار دا بلوہ عام اِے
کیتے پچھیاں سنگ عبور اِے
بازار دے موڑ تمام اِے
غیور سید کیوں پیو دے
کیتا قاتلاں نال کلام اِے
اکبرؑ دا قاتل ہس کے
ریہا گھندا ڈھیر انعام اِے
سجادؑ کُوں ایہہ گل کھا گئی
کیتا اُمت نہ کوئی احترام اِے
کامرانؔ سید ہن قیدی
بیٹھے تخت آنڑ غلام اِے

☆☆☆

شہزادہ علی اکبرؑ

دیتا ضرور ہوتا میسر جو آب اکبرؑ
میرے جگر کے ٹکڑے اے مہ تاب اکبرؑ

تشنہ لبی میں تیری وہ جنگ میرے بچے
ظالم کے وار سے جب چھُوٹی رکاب اکبرؑ

یوں دشتِ بے اماں میں تنہا ہے تیرا بابا
عباسؑ جیسے مجھ سے بچھڑے جناب اکبرؑ

کیسے شقی نے توڑی سینے میں تیری برچھی
میں آ سکا نہ تجھ تک ہائے شتاب اکبرؑ

صغریٰؑ کا خط پڑھا ہے مولاؑ نے ہائے ہائے
کیا کامراںؔ دے اب اس کو جواب اکبرؑ

☆☆☆

تیاری

تک بھینڑ غریب دی ہوگئی ہے ویرن شام تیاری
ڈٹھی لاش بھرا تے وینڑ کیتا ہائے زینبؑ درداں ماری

پہلے آنڑ ہٹا کے تیر اے رہی پُچھدی ڈس اے ویرا ے
بے دردی نال انج ڈس ویرن کیں لاش لُٹی ہیی ساری

جڈاں تینڈا سینہ نہیں لبھیا اوڈیکھ تاں سہی مینڈا چن ویرن
بابا بابا سڈ روندی اے تینڈی دھی معصومہؑ پیاری

جئیں ویلے دا لُٹ دا منظر ڈٹھا تینڈے پُتر سجادؑ اے
زنجیراں وچ پیا جھنڑدا اے رت رو روکے مُہاری

کامرانؔ ہے ظالماں حد کیتی کربل دے بعد اسیراں تے
معصوم گلے ہن کم سناں دے بہوں رسن نے پائے بھاری

☆☆☆

آغاز محرم

ول چڑیا چن محرم دا نئیں آئے مینڈے ویر اے
نانے دے روضے تے بہہ کے صغریٰؑ وہاوے نیر اے

رو رو کے آہدی ہے اکبرؑ مینڈے خط داویرجواب ڈھویں
اکبرؑ میں ہنجواں نال لکھی اے خط دی ہے تحریر اے

ہک لحظہ جئیں توں گزردا نہ اُس ویر دی کوئی تاں خیر ڈسے
کیہڑے حال اچ ہوسی رب جانڑیں مینڈا کم سن اصغرؑ ویر اے

جئیں ویلے داتوں ٹُریا ہیں لاکے محمل تو اکبرؑ
تینڈے پیراں دے نشاناں کُوں رو رو چُمدی ہمشیر اے

گیا مار یا پور ہے پیاسا نہ ویرنڑ ول آے وطناں تے
کامراؔن ہے وکھری رب اکبرؑ لکھی صغریٰؑ دی تقدیر اے

☆☆☆

نوحہ شہادت جناب غازی علمدار علیہ السلام

بازو عباسؑ دے قلم تھئے لگا اکھ وچ وزنی تیر اے
آ کر تے ہتھ شبیرؑ دے گئے روئی خیمے وچ ہمشیر اے

ہتھاں وچ چا کے پانڑیں اے سوچ کے ول نہ پیتا
چھ ماہ دا پیاسا خیمیاں وچ ہنڑ تائیں اصغرؑ بے شیر اے

لگ مشک سکینہؑ وچ گئے ہن جڈاں تیر جفا دے ہر پاسوں
وہہ پانڑیں گیا ہا نہر اُتے کیتی بہوں غازیؑ تدبیر اے

کامرانؔ اے غازیؑ آھدے ہن نہ لاش مینڈی خیام ونجیں
ہن بال تسے چا جام اجاں گیا درد جگر کوں چیر اے

☆☆☆

آسم پوں مینڈے سینے تے

آسم پوں مینڈے سینے تے ول چم گھن بچھڑی سینہ
اے سینہ تیکوں نہ ملسی دیگر دے بعد سکینہؑ

میں جانڑدا ھا منظر سارے معصومہ دھی تینڈے اجڑ نڑ دِے ئے
لالینڑ ے دُروی نے تینڈے مقتل دِے وچ بے دیناں

تیکوں مار تماچے دھی مینڈی میتھوں ظالم آنڑ جدا کرسن
میکوں محشر تاایں معصومہ اے منظر بھلسی کدی نہ

مینڈے قتل دی عین گواہ بچھڑی ڈسیں پھپیاں کو ونج حال سارا
جیویں ظلم کیتے تینڈے بابے تے مقتل وچ آنڑ لعیناں

سر منگدی منگدی بابے دا تھیں قیدی شام اچ مرگئی اے
کامرانؔ جیھڑی بابے باجوں زنداں دے وچ ستی نہ

☆☆☆

ذرا کھول محاری اکھیاں

ذرا کھول محاری اکھیاں لگ خیمیاں نوں گئی بھاہ اِئے
سجادؑ نوں کنڈتے چاکے اہدی رہی عونؑ دی ماں اِئے

بیمار پتر دے چہرے تے ڈٹھے موت دے جاں آثار اِئے
جیں ویلے دی لٹدی ویکھی پھپیاں دی پاک ردا اِئے

امداد کیتے میں حاضر ہاں آکھے زینبؑ کو سجادؑ اِئے
میںڈے باہجوں کوئی نئیں بچیا اے وچ کربل دے صحرا اِئے

کداں ڈھنداے سڑدیاں خیمیاں نوں کدی لاش اکبرؑ پاما ل اِئے
جڈاں ڈھنداے زخمی بھینٹر ولوں ویندے اتھرو رنگ بدلہ اِئے

پھپیاں دے کربل اجڑنڑ دا غم کھا گیا اے کامراؔن اے
تائیوں عین شباب اچ ٹردا اے ہر جا تے کمر نوا اِئے

☆☆☆

شام غریباں

تنہا ہے عونؑ دی ما غازیؑ
لگی خیمیاں نوں ہے بھاہ غازیؑ
اوکھا سجادؑ بچایا ہے
فضہؓ دے نال میں چا غازیؑ
ساکوں ظالماں وہڑ گدا آئے کربل
ساڈی مدد کیتے ہنڑ آ غازیؑ
جئیں چادر داتوں ضامن ھائیں
لٹ لئی اُنہاں پاک ردا غازیؑ
مقتل چوں لنگد یاں بھینڑ آکھے
ذرا مینڈے نال آلا غازیؑ
کامرانؔ تاریخ نہیں بھل سنگدی
کیتی انج ہے پاک وفا غازیؑ

☆☆☆

''آلِ نبیؐ دا ہویا''

آل نبیؐ دا ہویا اثاثہ لہو لہو
بازار وچ حسنؑ دا لاشہ لہو لہو

میںڈے جگر دا ٹکرا اے جیکوں آکھیا نبیؐ
اس دا ہے کلمہ گو اے جنازہ لہو لہو

نانا نبیؐ آ تک لے تیراں نے گھیریا اے
یثرب دے وچ امن دا شہزادہ لہو لہو

لاشہ حسنؑ تے جا کے قاسمؑ کو رو کے آکھے
آ ویکھ بچھڑا قاسمؑ بابا لہو لہو

ہسوار جیہڑا ہویا تیںڈی مہر اتے نانا
تیراں دے وچ ہے اوہی نواسہ لہو لہو

☆☆☆

نوحہ امام حسنؑ

ظلماں دی ہوگئی یثرب اخیر ہے
اج سرخ وچ کفن دے زینبؑ داویر ہے

پہلا میت ہے جیہڑا راہوں چوں لوٹ آیا
زہراؑ دالال ویکھو کیڈا امیر ہے

نانے دے کول جیکوں مدفن دی جا ملی نہ
تینڈی عجیب قسمت روندا شبیرؑ ہے

عباسؑ نوں زینبؑ ہے رو رو کے ایہوں آہدی
میت حسنؑ تے لگیا تیراں چہ تیر ہے

اوندے جنازے داکے حال کیتا امتیاں
کامرانؔ خلد جیندی اپنڑیں جاگیر ہے

☆☆☆

نئیں بانڑ دتا ساکوں سفراں

نئیں بانڑ دتا ہائے سفراں وچ نانا ساکوں نجس سپائیاں
ہٹھ دی محمل تو جھنڑ جھنڑ کے کربل تو شام تا ایں آئیاں

سجادؑ تے باقرؑ دانا نا گل چوراہے بہوں زخماں توں
رہے ٹور دے چک چک زنجیراں وچ کربل جیہڑ یاں پایاں

نئیں بھل سنگدی مر دیں تائیں میکوں ویکھ کے سارے شامی
باغی دی بھینڑ رہے آہدے بازار جڈاں میں آئیاں

خوش تھیں کے سارے مسلماناں بازار سجائے نانا
ول مے خاراں دے مجمے وچ تینڈی دیاں آنڑ ٹرایاں

☆☆☆

امام رضاؑ و معصومہ قم سلام اللہ

کداں پند مکڑیں ہن اوکھے سفراں دے ویر رضاؑ اے
گئی بھینڑ وچھڑ ہے قافلے توں اتے رُل گئی وچ صحرا اے

تینڈے ہجر دے وچ طے کر دی رہی جنگلاں تے ویر صحراواں کُوں
مل جیندیاں ویر گھنوں تیکوں ایہا مینڈی ویر دعا اے

میں سنڑیاں ہے تیکوں قید ملی بہوں تنگ زندان وچال اے
اگے تنگ زندان اچ بابے کُوں دتا جیویں زہر پلا اے

ہے پاک رضاؑ کُوں زہر ڈھیا معصومہ رُل موہی سفراں وچ
کامران نہ بھینڑ کُوں مل سنگیا انج وچھڑیا ویر رضاؑ اے

☆☆☆

کیہڑے جرم اچ موسم کاظمؑ

کیہڑے جرم اچ موسی کاظمؑ ریا چوداں سال اسیر اے
ایندی غربت تے ہائے وطناں تے رئیاں رووݨ دیاں نیر اے

بغداد دِے پل تے رورو کے اے ویݨ کرئے بی بی زہراؑ
زنجیراں وچ اے قیدی نئیں قرآن دی اے تفسیر اے

زندان کُوں موسی کاظمؑ نے مسجد اقصیٰ دا روپ دتا
ایندی ہر تسبیح دے گواہ لوگوں ایندے بدن والے زنجیر اے

زندان دے وچ موسی کاظمؑ جڈاں تڑپیا زہر ظلم توں ہائے
نہ کوئی طبیب لِے آیا اے ہوئی ظلم دی انج اخیر اے

☆☆☆

سجادؑ غیور

آکھے رو سجادؑ غیور اے
بھوں شام دی منزل دُور اے

تُو زخمی اے بھینڑ سکینہؑ
تائیوں روندی ہر مستور اے

کر ظُلم ہے ظالماں کیتا
زخماں توں چُور و چُور اے

ماحول بازار عجیب اے
گھن آیاں زخمی پُورا اے

کامرانؔ سکینہؑ ہل گئی
چھوٹی قیدنڑ مشہور اے

☆☆☆

بے وطن شبیر علیہ السلام

ہوندا اپنڑاں وطن شبیرؑ اے
تیکوں کفن ڈہندی ہمشیر اے

ساتھوں اُتیاں وطن چُھڑایا
گل پائے رسن شبیرؑ اے

تیکوں ویر بچانہ پائی
کیتے ہن جتن شبیرؑ اے

ارمان ریہا اس گل دا
نہ ہوئیوں دفن شبیرؑ اے

کامرانؔ ایہو گل کھا گئی
کُسیا بے وطن شبیرؑ اے

☆☆☆

شہزادہ علی اصغرؑ

جھولے دی جل گئی تھاں اصغرؑ کیویں لوری دیوے ماں اصغرؑ
بچڑا تینڈی جدائی وچ بُھل گئی اے میکوں چھاں اصغرؑ

حرمل دے تیر وزنی نے اصغرؑ تیکوں زبح کیتا
روواں میں دُھپ تے بہہ کے ہنڑ گھن گھن کے تینڈا ناں اصغرؑ

تیکوں رج کے نہ کڈایا میں نہ جھولا رج جھولایا میں
تینڈا چولا چُم ہے روندی پئی کم سن معصوم جاں اصغرؑ

پیو دیاں ہتھاں تے جیویں تو پیاسہ کُس گیا ہے بچڑا
تینڈا پانڑی منگڑاں مقتل وچ مَر کے وی بھلساں نہ اصغرؑ

مظلومیت ہے اصغرؑ دی کر یاد روندے رہنڑاں اے
ٹر گیا جیویں پیاسا ھے جگ توں ھے کامراں اصغرؑ

☆☆☆

عباس علمدارؑ

چاچا غازی کوں سمجھا وے بچپن وچ ام البنینؑ اِے
رہوئے ادب کنوں پئی جُھکدی دَر زہراؑ تے جبین اِے

تیکوں فاطمہ زہراؑ چن بچڑا ہے منگیا آپ دعاواں وچ
بنڑکے حسنینؑ دے دل دی ٹھوں رہویں ہر ویلے تسکین اِے

شبیرؑ کُوں بچڑا بیعت کیتے کوئی وچ دربار بُلاوے جاں
رکھیں خیال تینڈے سامنڑیں نہ ایندی کر سکے توہین اِے

گھن اذن جہاد دا اُوں ویلے شبیرؑ توں زندگی وار دیویں
چن زہراؑ دے جڈاں قتل کیتے آ کربل گئے بے دین اِے

اوکم سن سینڑ ہے رُل موئی غازیؑ دی موت دے بعد اے
جیہڑی پیو دے سینے دی ہائی کامرانؔ کداں تسکین اِے

☆☆☆

وچھوڑا

اکبرؑ دے آخری ساہ بابا
میکوں صغریٰؑ بھینڑ ملا بابا

کنج مینڈے باہج پئی جیندی اے
بیمار دا حال ڈسا بابا

جیہڑا خط صغریٰؑ دا آیا ہے
رکھ سینے آپ سنڑا ابابا

تینڈا صبر خلیلؑ پئے ڈہدے ہِن
مینڈے سینے توں ہتھ چا بابا

کامرانؔ ہا اکبرؑ ایہہ آہدا
تینڈی غُربت گئی اے کھا بابا

☆☆☆

جوڑی امیر مسلمؑ

کیتے حارث ظُلم کمال اے
تک مسلم دے دوں بال اے

ہتھ جوڑ کے منتاں کر دے
ساڈے چھوڑ دے سر دے وال اے

انج قتل نہ کر بے دیناں
ہِن ما نازاں نال پالے

کیڈا سفاک ہا قاتل
کُٹھے ہک دو جے دے نال اے

وچ کُوفے سید رُل گئے
کامرانؔ رویندی گال اے

☆☆☆

بی بی سکینہؑ

شبیرؑ دی جان سکینہؑ
رلی وچ زندان سکینہؑ
تھیں کربل قتل گئے
تینڈے کل نگران سکینہؑ
وچ سفراں دے رُل گئی
ناطق قرآن سکینہؑ
اصغرؑ کُوں ٹُردا ڈھندی
تینڈے رہے ارمان سکینہؑ
بہوں مُشکل کربل ہائی
اگے ہن زندان سکینہؑ
بابے دے باجھوں ہک پل
سُتی نہ کامرانؔ سکینہؑ

☆☆☆

العجل یا امامؑ

یہ کرم ہم پہ مرے سرکار ہونا چاہیے
منتقمؑ کا جلد اب دیدار ہونا چاہیے

آپکے سائے میں آقا ہم بپا ماتم کریں
اور علم کے سائے میں گھر بار ہونا چاہیے

کر کے ماتم کعبے میں بولیں گے یہ مولا سے ہم
کعبے کی چھت پر علم سردار ہونا چاہیے

ہم کو مانے اپنا شیعہ وہ زمانے کا امامؑ
مومنو کے دل میں ایسا پیار ہونا چاہیے

☆☆☆

یا حسینؑ

یہ بھی ہے اک عبادت فرشِ عزا پہ رہنا
ماتم کے ساتھ لوگوں بس یا حسینؑ کہنا

تخلیق تو ہماری ماتم کے واسطے ہیں
بخشش کا ہے وسیلہ پرسے میں خون بہنا

زندان کے اسیروں پر گریہ بھی عبادت
غم تو یہ ہے کہ عابدؑ نے طوق کیوں ہے پہنا

ہر ماتمی کی خاطر مصروفِ دعا زہراؑ
اے کامرانؔ اب کیوں ہیں درد تجھ کو سہنا

☆☆☆

کچھ دفن زندہ

کچھ دفن زندہ ہوگئے سر بھی قلم ہوئے
بتلاؤ کیا یہ ماتمی دنیا سے کم ہوئے

کرتے ہے دار پر بھی وہ ماتم حسینؑ کا
جن پر حسینؑ مولا کے لوگوں کرم ہوئے

سب ہیں دعائے فاطمہؑ یہ ماتمی سنو
ان سب کے نام زہراؑ کے ہاتھوں رقم ہوئے

ہر ماتمی کے قدموں کی ہے خاک میں شفا
قدموں پر ماتمی کے جو افلاک خم ہوئے

ماں نے سکھایا جھولی میں ماتم یہ کامرانؔ
ہے شکر راہی اس جا کے میرے قدم ہوئے

☆☆☆

نوحہ امام مہدی عجل اللہ فرجھم

مظلوماں دے بدلے مہدیؑ نے آ کے لینڑ اے
بقیہ تے کربلا چوں آندے نے ایہوں وینڑ اے

خود وی امام روسی ہر اک ظُلم تے خُون اے
چُپ کر کے لاش ویر توں اُٹھ گئی سی جیویں بھینڑ اے

سجادؑ تے ظُلماں دا ہونڑاں حساب باقی
اجاں دُکھ سجادؑ دے نے مہدیؑ دے سنگ رہنڑ اے

سادات دے بالاں نوں پایاں جنہاں نے رسیاں
اُنہاں ظالماں دے گل وی وزنی نے طوق پینڑ اے

کامرانؔ پردے وچ ہے تاہیوں امام باقی
خُونِ شبیرؑ دے نے رج رج کے بدلے لینڑ اے

☆☆☆

نوحہ امام حسنؑ

میت پہ حسنؑ کی ہیں کچھ ایسے تیر آئے
واپس جنازہ لے کر مولاؑ شبیر آئے

دی نہ دفن کی خاطر پہلو میں نانا کے جا
تدبیر ایسی کر کے سارے بے پیر آئے

رنگین ہو گیا تھا خوں سے کفن وہ ہائے
میت سے کھینچنے کو ہمشیر تیر آئے

مظلومیت حسنؑ کی کیا کامرانؔ لکھے
صدقہ انہی کا لہجے میں جو تاثیر آئے

☆☆☆

شہزادہ علی اکبرؑ

دے آخری ہنڑ آذان اکبرؑ
میڈا گھڑے دا مہمان اکبرؑ
تیکوں صغریٰؑ نہ ملوا سنگیا
رہسی حشر تااِیں ارمان اکبرؑ
توں نور ہیں میڈی اکھیاں دا
کنج ٹوراں وچ میدان اکبرؑ
تیڈے بعد میں جی کے کیا کرساں
تیڈی جان اچ میڈی جان اکبر
پیاوچ میدان ٹوریندا اے
تیکوں صابراں دا سُلطان اکبرؑ
پیو اُٹھدا باہندا آیا ہا
لتھازین توں جاں کامراںؔ اکبرؑ

☆☆☆

مولا پاک سجاد علیہ السلام

سجادؑ دی مرض دا نام
ھائے شام ھائے شام ھائے شام

تطہیر دیاں اے پلیاں
اگوں فاسق مجمہ عام

راہ چادراں منگدیاں
ہویاں اے سفر تمام

اکبرؑ دا قاتل آکھے
میں گھنساں ڈھیر انعام

کامرانؔ اُمت نے کیتے
سادات دے ختم آرام

☆☆☆

بی بی سکینہ سلام اللہ علیھا

پیا میت سکینہؑ چا رووے
اُوندے نال سجادؑ آلا رووے
تینڈی بھینڑ سکینہؑ غربت تے
میں ویکھی بھینڑ قضا رووے
سجادؑ دی ہوگئی قید ریہا
ہو بھینڑ توں ویر جُدا رووے
تیکوں وطن پہنچا نہ سنگیا میں
دکھ بھینڑ کُوں ویر ڈسا رووے
تینڈا قید رسن انج مر ونجڑاں
وچ قبر دے بھینڑ لہا رووے
ہل قبرِ سکینہؑ گئی کامرانؔ
جڈاں تربت تے بھرا رووے

☆☆☆

نوحہ شہادت امام موسیٰ کاظمؑ

کوئی قیدی مر گیا لوگو بغداد والے زندان اے
نئیں کیں زنجیر لہائے اس گل دا بہوں ارمان اے

اے دوجہ میت ہے بے وارث پہلا کربل وچ شبیرؑ ریہا
زہراؑ دِے گھر دے اُتیاں نے ہن رج کیتے نقصان اے

ایندی ہور میں کیا مظلومی دا چا حال ڈساواں ہنڑ لوگو
انج اوپرے رنگ وچ قید ریہا نہ تک سنگیا آسمان اے

دتا زہر جفا دا ظالماں نے ایندے جگر تے کر انج اثر گیا
کامرانؔ ہا سکدا سید ریہا تھیں خون وچ دے غلطان اے

☆☆☆

بی بی سکینہؑ جناب سجاد علیہ السلام

وقت آخیری معصومہ کیتی عابدؑ نوں تلقین اے
چن ویرنڑ مینڈی قبر اتے نہ آوئے شمر لعین اے

اے صدمہ میکوں ویر عابدؑ نہ قبر تااِیں وی بُھلسی
مینڈے پیو مظلوم کُوں کربل وچ جیویں ماردے رئے بے دین اے

ہک زین توں لہنڑاں بابے دا بیا منظر میں نہ بُھل سنگدی
جیویں خُون دے وچ ترویکھی ہے بابے دی پاک جبین اے

توں آھدا ہیں میں سمدی ناں ہے ول ول منظر یاد آندا
اُتھے ظالماں تیر چلا چھوڑے جیہڑا سینہ ہا تسکین اے

در رکھ کے قبرِ سکینہؑ تے کامران اے عابدؑ وینڑ کیتے
تینڈا دور وطن توں مر ونجڑاں گیا کر میکوں غمگین اے

☆☆☆

یازہرہؑ

کر کوچ ونجاں جڈاں دنیا توں آکھے رورو کے زہراؑ اے
حسنینؑ دا بابا رات ویلے میکوں چا دیٹڑا دفنا اے
جنہاں میں تے سامنڑے پتراں تے ہر رنگ دا ظلم کمایا اے
نہ میڈے جنازے تے آونڑ جنہاں در کوں لائی بھاہ اے
فرمان نبیؐ جھٹلاندے رہے ہریاں دی تہمت لاندئے رہے
میڈا ہتھ پاسے تے آگیا ہے میں تے انج دا ظلم کیتا اے
در ڈھا کے میں تے ظالماں نے ول محسنؑ آنڑ شہید کیتا
جھلدا ہویا در رو کے چایا آمینڈے توں فضہؑ اے
جنہاں جیندیاں نئیں میڈی عزت کیتی میڈی موت تے آنہ پرچاونڑ
متاں قبر میڈی تے او آونڑ دیوے قبر نشان مٹا اے
حیران ہاہ کیوں محرومہ دی کامران توقیر نہ امت کیتی
تربت زہراؑ دی دپ تے ہے ای گال دی آپ گواہ اے

☆☆☆

وچھوڑا

آیا پیغام نئیں اکبر دا تائیوں ودھ گئی ویر بیماری
چم سہرے رو رو آہدی اے صغریٰ ہا درداں ماری
تو جا پردیس تے ولیوں نہ میں راوں سکدی رہ گئی
تینڈے ہجراچ بھینڑ دی ودھ گئی اے بہوں اکبر آہ وزاری
نانے دے روضے تے جا کے میں خیراں منگدی ہا اکبرؑ
شالا جیندا یا رب ول آوے مینڈا ویر اکبرؑ اک واری
اماں سلمیٰؑ کوں ڈسیاں ہے میں خاب دا سارا حال ویرنڑ
ہک ظالم کربل ماری اے تینڈے جگر اچ برچھی بھاری
کامران اے صغریٰؑ وینڑ کرے ویران حویلی دے ویڑے
وطناں تے بھینڑ ہیوی تنہا اکھیاں چوں اتھرو وجاری

☆☆☆

عہد

تیرے جلتے در کی قسم ہے ہمیں زہراؑ
تیرے عدو کو سچا کبھی نہیں مانے گے

☆☆☆

مصایب بی بی سکینہؑ

کب چین سے زندان میں سو پائی سکینہؑ
بس بابا کی یادوں نے ہی بہلائی سکینہؑ

منظر وہ قتل گاہ کے آتے ہیں نظر میں
زنداں کے اندھیروں میں ہے گھبرائی سکینہؑ

کروٹ جو بدلتی تھی تو دکھتے تھے اس کے کان
ہائے ہائے نہ فریاد بھی کر پائی سکینہؑ

فرش عزا بچھا ہے کامرانؔ مرے گھر
میں جانتا ہوں پرسے کو ہے آئی سکینہؑ

☆☆☆

تدفین شہداء کربلاؑ (بنی اسد)

بنی اسد دے لوگوں کیتیاں کربل قبراں تیار اے
آہر لاشہ دفنایا ہے رت رو رو سید سالار اے

پتھراں دا ڈھیر یا ہک پاسے جڈاں بھنیڑیں آیاں رسیاں پا
لاشہ مظلوم دا مقتل وچ بہوں ویکھیا ہا دشوار اے

بابے مظلوم دا رو رو حال سنڑایا لوکاں کوں
سر ظالماں آنڑ جدا کر کے کیتا نیزے تے ہسوار اے

جیوں لاش بابے دی دیکھی ہے منظر سجادؑ کوں نہیں بھلنڑاں
بیمار دے جگر کوں نئیں ملیا ہک لحظہ وی قرار اے

ہک پل وچ ہسدا وسدا گھر شبیرؑ دا ہو ویران گیا
کامراؔن ہن انج دے ظلم تھیے نئیں ہو سنگدے شمار اے

☆☆☆

غازی عباس علمدارؑ جناب فضا سلام اللہ

دنیا تے وفا دی جیہڑی ہن بنڑ گئے آپ مثال اے
ہک ملکہ حبش دی ہے لوگوں دوجا ام البنینؑ دا لعل اے

ڈٹھا میت رسول دا سنگ زہرہؑ ول در زہراؑ تے لگدی بھاہ
رج روئی اے فضہؑ او ویلے ڈٹھا میت حسنؑ کا لال اے

غازیؑ اے قائم وفا کیتی دریا تے رسم ادا کیتی
چاپا نڑی آکھے نئیں پینڑا سادات دے پیاسے بال اے

بازار اچ زینبؑ دا پردہ ہر موڑ تے بنڑدی رئی فضہؑ
کوئی بھیڑ بازار اچ نہ ویکھے زینبؑ دے کھلے ہوئے وال اے

ہا مقتل وچ جڈاں لہہ بھیٹا اتے مشک سکینہؑ لڑگئی ہائی
کامراںؔ عباسؑ دا ہنڑ لاشہ وچ خیمے ونجڑ محال اے

☆☆☆

مناقبت امام سجادؑ

سب عنایت تمھاری ہے سجادؑ
زیست جو بھی گزاری ہے سجادؑ

ہے تمھارے ہی نام سے تسکین
بس یہی ذکر جاری ہے سجادؑ

اشک آنکھوں سے ہوئے ہے رواں
دل سراپا بھکاری ہے سجادؑ

سربلندی تمھاری پاہندہ
موت دشمن پہ طاری ہے سجادؑ

کامرانؔ پر بھی ہو نظر کرم
پیش سب انکساری ہے سجادؑ

☆☆☆

اسیر بھینڑاں

چلیاں نے شام دے پاسے ہو کے اسیر بھینڑاں نے
رسیاں دے وچ پابند شبیرؑ بھینڑاں نے

نہیں ہتھ آزاد ہِن ویرن ہو گئے ہِن سر عریان ایں
ڈس کیویں ویر ہٹانڑیں تیر بھینڑاں نے

انج مقتل وچ بن سر لاشے نہ لُٹ کربل دی بھُلسی
ھُنڑ چھوڑ کے چلیاں اکبرؑ دی جاگیر بھینڑاں نے

ہے ویر دا لاشہ ٹکڑیاں وچ کامران ڈٹھا جڈاں مقتل وچ
وہاندیاں نے جھنڑ پئیاں نیر بھینڑاں نے

☆☆☆

مشکل کشا یا علیؑ

مدد کرتے ہے ہر جگہ یا علیؑ
ہے مشکل میں مشکل کشا یا علیؑ
بلائیں میرے سر سے ٹلنے لگی
دی جب کامرانؔ نے صدا یا علیؑ

☆☆☆

حق یا علیؑ

غلام جس کے ہیں اعلیٰ فضیلتوں والے
تو اس علیؑ کے فضائل کی حد بتاتا ہے
یہ تیری سوچ کی بے راہ روی ہے ملاں
کے چھوٹی سوچ میں حیدرؑ کہاں سماتا ہے

☆☆☆

یاعلیؑ مددؑ

ایک لمحے کو شجرہ یہ وہیں کھول کے رکھ دے
کہہ دے اٹھا کے ہاتھ یاعلیؑ مدد

☆☆☆

نوحہ بی بی سکینہؑ

در لاٹھے شمر کمینے جڈاں سینڑ سکینہؑ دے
چمدا اے ہتھ تے چا عابدؑ کن بھینڑ سکینہؑ دے

بابا بابا کر دی مرگئی چاو سالاں دی معصومہؑ اے
آکھے باقرؑ میکوں نئیں بھلدے ہائے وینڑ سکینہؑ دے

سرمنگدی رئی اے بابے دا پر ہسدے رہے سارے شامی
ارمان نئیں پورے ہوسنگے ہن کہنڑ سکینہؑ دے

کامراںؔ جدائی پیو دی ہے تڑپیندی رئی ول کمسن کوں
تاہیوں مر کے وی ہن اتھرو پیئے وہنڑ سکینہؑ دے

☆☆☆

علی اصغرؑ

ما اجڑی کیتا ملال اے
اصغرؑ لبھدے نیزیاں نال اے

ترے واریں او قتل تھیا اے
جیہڑا فقط چھ ماہ دا لال اے

اصغرؑ دا سر کٹیا ظالم
اوندے نپ کے سر دے وال اے

ما رُبابؑ ہے فخر کریندی
انج لڑیا میدان وچال اے

ما کامرانؔ تاں مرگئی ہوسی
کیتا گھوڑیاں جاں پامال اے

☆☆☆

دعائیں ہزار دو

یہ آرزو نہیں کے دعائیں ہزار دو
پڑھ کے لحد میں نوحہ مجھے تم اتار دو

اک بار روضہ دیکھ لوں زہراؑ کے لالؑ کا
سانسیں مجھے اے زندگی تھوڑی ادھار دو

مرنا غمِ حُسینؑ میں ہے اصل میں حیات
پھر مانگوں کیوں نہ موت مجھے بار بار دو

مولا کا ماتمی ہوں ماتمی ہے میرا نام
اس نام سے صدائیں مجھے بار بار دو

یہ جاں بھی کامراں ہے شبیرؑ کے طفیل
اس جان کو حسینؑ کا صدقہ اتار دو

☆☆☆

ماتمی

لیجیے سلام مالک کل اک حقیر کا
پرسہ ہے شاہ کرب وبلا اس اسیر کا
دنیا تیرے فریب سے دھوکہ نہ کھاوں گا
ہے کامراں ماتمی مولا شبیرؑ کا

☆☆☆

نوحہ شہادت بی بی سکینہؑ

دیس پرائے کڑیاں تے بھینڑیں دا لاشہ چا اے
کتھے دفناواں میں بھینڑ اپنڑی سجادؑ حیران کھڑا اے

او قید ہے رسیاں وچ مرگئی اس شام والے زندان دے وچ
جیہڑی پُچھدی رہی کداں وطناں تے ولسیں سجادؑ بھرا اے

اوندے زخمی کن کداں چُمدا اے کداں چُمدا اے رُخسار اے
سجادؑ اے بھینڑ دی غُربت تے رت روندا آپ ریہا اے

ایکوں مقتل گاہ ہے بابے دی نئیں بُھلدی بہوں تڑپا گئی اے
دھی کول کھڑی ہائی جیئں ویلے دتا ظالم خنجر چلا اے

گئے رُک ہن ساہ معصومہؑ دے اوں ویلے دے کامرانؔ جڈاں
زندان اچ پیو مظلوم دا ھا جئیں ویلے سر ملیا اے

☆☆☆

شہزادہ علی اکبرؑ

کیتا جگرا وندا ہے ٹکڑے ہائے ظالم سانگ دے نال اے
دوماواں جیکوں پالیا ہا ارمان اٹھاراں سال اے

جیہڑی اپنڑے بچڑیاں دے لاشاں تے نئیں روئی
اکبرؑ دی لاش تے انج روئی رنگ بدل گئے نے وال اے

نانے دی شکل والا بچڑا آکھے زینبؑ پئی اے روکے
ہے توڑی برچھی کنج قاتل ہائے تینڈے جگرو چال اے

چائی لاش ہے اوکھی مقتل چوں جے ویلے چن زہراؑ نے
خیام دے وچ ہلچل مچ گئی ماواں کوں بھل گئے بال اے

گل لگ کے لیلیٰؑ دے زینبؑ کامراںؔ پئی اے وینڑ کرے
اکبرؑ نئیں سرور دا سینہ تھیا کربل لال ولال اے

☆☆☆

شہادت بی بی سکینہؑ

بے کفن سکینہؑ بھینڑیں لئی ریا منگدا کفن سجادؑ اے
کیتا میلے چولے وچ روکے بھینڑ یں کوں دفن سجادؑ اے

ریارت روندا زندگی ساری اس بھینڑ دی غربت تے عابدؑ
کر یاد او زخمی روندا ریا ہائے بھینڑ دے کن سجادؑ اے

معصومہؑ بھینڑ دی مر کے وی نہ ہوئی قید آزاد اے
نہ لا پایا گردن والے وزنی او رسن سجادؑ اے

نئیں مر کے وی میں بھل سنگدا تینڈے معصومہؑ الفاظ اے
جیہڑی ہر ویلے توں پچھدی ہائیں کداں ولساں وطن سجادؑ اے

کامرانؔ نہ کیتی ھائی کیں وی امداد بے وس پردیسی دی
رب جانڑے کیویں نبھانے ہن ویلے اوکھن سجادؑ اے

☆☆☆

غازی عباس علمدارؑ نوحہ

تینڈے باجوں چن غازیؑ میں تھیں گیا ہا تنہا اے
میڈا زور کمر ہے تو غازیؑ اکھ کھول کے ویکھ زرا اے

تو زین تو لہہ گیا ہے نال میڈی کمروی جھک گی اے
ہنڑ پک تھیں گئے جو نئیں بچدی بھینڑیں دی پاک ردا اے

مقتولاں دے ہن کل لاشے تعظیم کیتے وی تڑپ گئے
زرا ویکھ تاں سہی تینڈی لاش اتے ہنڑ آ گئی ما زہراؑ اے

اے میڈا حوصلہ ہے غازیؑ میں ہنڑ تائی جیندا ریا
کامرانؔ اے غازیؑ کوں آکھے چن زہراؑ گل نل لا اے

☆☆☆

بی بی سکینہؑ

سفراں وچ پانڑی نئیں منگدی میں تیئں توں ویر سجادؑ اے
جے وس لگدائی سر بابے دا میکوں ویرنڑ منگوا دے

نیزے تے سر ہے بابے دا پر ظالم ظلم کریندا اے
اوکوں انج نہ ظلم کرنڑ دیندی جے ہوندے ہتھ آزاد اے

ہنر بھیڑ بازاردی ودھ گئی اے نئیں سانگ بابے دی نظر آندی
انج غربت تینڈی بھینڑ تے ہے نئیں سنڑدا کوئی فریاد اے

رک ساہ ویندے ہن ویرمینڈے ودھ دردویندے ہن اجڑی دے
جتھے اکبرؑ قاسمؑ کُس گئے ہن آندی ول ول کربل یاد اے

کامرانؔ جدائی بابے دی معصومہؑ کوں ہے مار گئی
ملیا نہ سینہ بابے دا ہائے جیکوں قتل دے بعد اے

☆☆☆

شہزادہ علی اکبرؑ

ہتھ پھل برچھی وچ پاونڑئیں ہے اکبر پتر آسان اے
کڈاں کیویں سینے چوں برچھی ڈس میکوں پتر جوان اے

انہاں ماواں دا کیا حال ہوسی اے سوچدا ہا میں چن اکبرؑ
جڈاں تحتل الحنک ولا ٹرسے تو بچھڑا وچ میدان اے

تیکوں جیندیاں نہ میں چن اکبرؑ ہک صغریٰؑ بھینڑ ملا سنگیا
تینڈے سینے وچ لگ گئی برچھی اس گال دا بہوں ارمان اے

تینڈا ازین توں لانڑاانج بچڑا امینڈی یکدم کمر جھکا گیا اے
تو جھنڑیوں مینڈا اجڑ گیا ہائے کل دا کل جہان اے

غازیؑ کوں آہدا ہا کربل آ پتر دی میکوں لاش چاوا
تنہا لاشہ انج اکبرؑ دا چایا بہوں اوکھا کامرانؔ اے

☆☆☆

مقتل

رہوار دی زین اتوں لہہ بیٹھا اے شبیرؑ اے
جھنڑ ریت اتے پیا آہدا اے میکوں نہ ویکھے ہمشیر اے

بھائیوال میڈے درداں دی اس حال اچ کیویں ڈھسی
جیہڑے میڈے تن تے پئے لگدے تیراں دے وچ ہن تیر اے

اگے اکبرؑ قاسمؑ غازیؑ دی اُکوں موت ہے مار مُکا گئی
کیویں صدمہ میڈا سہ سی ہنڑ میڈا وقت اخیر اے

آسم پو دھی معصومہؑ حاضر تھئی پیو دا سینہ
ہنڑ قاتل میڈا آ ویسی نہ کر بچڑی تاخیر اے

نہ انج غربت دے ھوکے کڈاں ڈھندا چن زہراؑ دا
کامرانؔ جے جیندا ہووئے ہا اوندا حسنؑ بھرا امیر اے

☆☆☆

رملہ

زہراؑ دا چمن وچ کربل دے رملہ پامال کیتا
تھیے کنڈتے سینہ ٹکڑے انج لاش داحال کیتا

نازاں دے نال اِے رملہ جتھے سمدی ھم میں روزاے
اوسینہ کربل وچ امت بہوں لال ولال کیتا

اصغرؑ اکبرؑ دیاں لاشاں پہلے ٹکڑے ٹکڑے ہویاں
پامال میڈے ویراں کوں ول بابے نال کیتا

کامرانؔ معصومہؑ روروکے رملہ کوں حال سنڑیندی رئی
نہ کیں وی ساڈی غربت تے کوئی ملال کیتا

☆☆☆

نوحہ چہلم

سنگ لٹے ہوئے پور مسافراں دے ول آئی کربل ہمشیرا اے
لہہ زیور گئے اٹھ تک غازیؑ ول آئی اے ہنڑ دیگرا اے

چاؤں سالہ دی معصومہؑ دے دکھ تیکوں ویر ڈسیندی ہا
او مر گئی ہے زندان دے وچ اوندے نئیں لتھے زنجیرا اے

ڈس ویرن کیں ہے کفن دتا ڈس ویرن کیں ہے دفنایا
جڈاں میں ہا ویکھیا مقتل وچ ہائیں غربت دی تصویرا اے

اکبرؑ قاسمؑ تے غازیؑ دا تینڈا زین تو لھنڑا نئیں بھلدا
نئیں بھلدا جیویں کھادا اے اصغرؑ حرمل دا تیر اے

کامرانؔ سجادؑ ہے رت رویا غازیؑ دی قبر تے آ کے
جتھے اجڑیا ہے ساڈا ہسدا گھر ہائی اکبرؑ دی جاگیرا اے

☆☆☆

تاثرات